قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 30/ جنوری 2023ء | 7/ رجب 1444 ہجری قمری | 30/ صلح 1402 ہجری شمسی | جلد:5 | شمارہ:25

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

(البقرہ: 187)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

فرمان خلیفۂ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے‘‘

(البدر 24/ اگست 1904ء، ملفوظات جلد چہارم صفحہ 30)

آپؑ فرماتے ہیں: ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔‘‘

(البدر 13/ اپریل، ملفوظات جلد چہارم صفحہ 261)

پھر آپؑ نے فرمایا: ’’جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ اس میں بڑی تاثیریں ہیں۔‘‘

(الحکم 28/ فروری 1903ء ملفوظات جلد 3 صفحہ 100)

اللہ تعالیٰ اس دور میں بھی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنے ماننے والوں کے لئے کیں اور سب سے بڑھ کر ان دعاؤں سے بھی حصہ دے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمّت کے لئے کیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیاروں کی دعاؤں کا وارث بنایا ہے جس کے نظارے ہم روز کرتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 25/ اپریل 2003ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- شہدائے افریقہ کے نام (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز
- کابل سے مہدی آباد تک
- تماشق قبیلہ میں احمدیت کا نفوذ
- سو سال قبل کا الفضل

فرمانِ رسولؐ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔

(جامع ترمذی۔کتاب الدعوات باب فی دعاء النبیؐ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر میری طرف وہ ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب فی حسن الظن باللہ عزّ وجلّ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

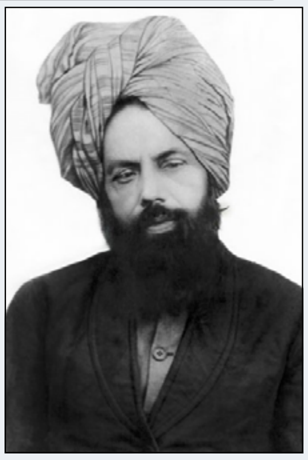

- جو لوگ دعا سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے راہ کھول دیتا ہے۔ وہ دعا کو ردّ نہیں کرتا... قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں۔ ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔ نونِ ثقیلہ سے جو اظہارِ تاکید کیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کریں گے تو اس کا علاج اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ہی ہے اور دوسرا وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے، وہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں ظاہر کیا ہے۔...الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے۔ یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کی جیسی عظیم الشان قبولیت دعاؤں کی ہے اس کے مقابل رضا اور تسلیم کے بھی آپ اعلیٰ درجہ کے مقام پر ہیں۔ چنانچہ آپؐ کے گیارہ بچے مر گئے مگر آپؐ نے کبھی سوال نہ کیا کہ کیوں؟

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 167-168)

- خدا نے مجھے دعاؤں میں وہ جوش دیا ہے جیسے سمندر میں ایک جوش ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 172)

- اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 232)

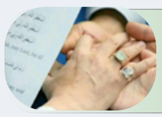

دربارِ خلافت

دنیا دار کے جبر سے یا دنیاوی سزاؤں کے جبر سے ایمان کا کوئی تعلق نہیں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

دوسری بات جو اصلاح کے لئے ضروری ہے جبر ہے۔ یہاں کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو ہم کہتے ہیں کہ ’’دین کے معاملے میں جبر نہیں ہے‘‘ دوسری طرف عملی اصلاح کے لئے جو علاج تجویز کیا جا رہا ہے، وہ جبر ہے۔ پس واضح ہو کہ یہ جبر دین قبول کرنے یا دین چھوڑنے کے معاملے میں نہیں ہے۔ ہر ایک آزاد ہے، جس دین کو چاہے اختیار کرے اور جس دین کو چاہے چھوڑ دے۔ اسلام تو بڑا واضح طور پر یہ اختیار دیتا ہے۔ یہاں جبر یہ ہے کہ دین کی طرف منسوب ہو کر پھر اُس کے قواعد پر عمل نہ کرنا اور اُسے توڑنا، ایک طرف تو اپنے آپ کو نظامِ جماعت کا حصہ کہنا اور پھر نظام کے قواعد کو توڑنا۔ یہ بات اگر ہو رہی ہے تو پھر بہر حال سختی ہو گی اور یہاں جبر سے یہی مراد ہے۔ نظام کا حصہ بن کر رہنا ہے تو پھر تعلیم پر بھی عمل کرنا ہو گا۔ ورنہ سزا مل سکتی ہے، جرمانہ بھی ہو سکتا ہے، بعض قسم کی پابندیاں بھی عائد ہو سکتی ہے۔ اور ان سب باتوں کا مقصد اصلاح کرنا ہے تاکہ قوتِ عملی کی کمزوری کو دور کیا جا سکے۔ جماعت میں بھی جب نظامِ جماعت سزا دیتا ہے تو اصل مقصد اصلاح ہوتا ہے۔ کسی کی سبکی یا کسی کو بلا وجہ تکلیف میں ڈالنا نہیں ہوتا۔ یہ جبر حکومتی قوانین میں بھی لاگو ہے۔ سزائیں بھی ملتی ہیں، جیلوں میں بھی ڈالا جاتا ہے، جرمانے بھی ہوتے ہیں، بعض دفعہ مارا بھی جاتا ہے۔ اور مقصد یہی ہوتا ہے کہ معاشرے میں امن رہے اور جو دوسرے کو نقصان پہنچانے والے ہیں وہ نقصان پہنچانے کا کام نہ کر سکیں بلکہ بعض دفعہ تو اپنے آپ کو نقصان پہنچانے والے کام پر بھی سزا مل جاتی ہے۔ لیکن اس سزا کے دوران اصلاح کرنے کے مختلف ذرائع استعمال کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی کو پھانسی بھی دی جاتی ہے تو یہ جبر اس لئے ہے کہ قاتل نے ایک جان لی اور قاتلوں کو اگر کھلی چھٹی مل جائے تو پھر معاشرے کا امن برباد ہو جائے اور کئی اور قاتل پیدا ہو جائیں۔ پس قتل کی سزا قتل دینے سے کئی ایسے لوگوں کی اصلاح ہو جاتی ہے یا وہ اس کام سے رُک جاتے ہیں جو قتل کا رجحان رکھتے ہیں، جو زیادہ جوشیلے ہوتے ہیں۔ بہر حال یہ جبر اصلاح کا ایک پہلو ہے جو دنیا میں بھی رائج ہے۔

دنیا دار کے جبر سے یا دنیاوی سزاؤں کے جبر سے ایمان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ایک دین کی طرف منسوب ہونے والے پر جب جبر کیا جاتا ہے اور دینی نظام کے تحت اُس کو سزا دی جاتی ہے یا کسی بھی قسم کی سزا یا جرمانہ ہو، کوئی اور سزا ہو یا بعض پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں۔ جماعت میں بعض دفعہ بعض چندے لینے پر پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں تو بیشک جبراً ان کاموں سے روکا جا رہا ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی جب وہ باتیں یا اعمال جو صالح اعمال ہیں، اُن کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہو اور کوئی شخص اس لئے کر رہا ہو کہ سزا سے بچ جاؤں یا خلیفہ وقت کی ناراضگی سے بچ جاؤں یا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جاؤں تو آہستہ آہستہ دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے اور پھر یہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور ایسے لوگ برائیوں کو چھوڑ کر خوشی سے نیک اعمال بجا لانے والے بننا شروع ہو جاتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 31؍ جنوری 2014ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

دیں کی خاطر مسکرا کر شان سے قرباں ہوئے

کیجیے بُرکینا فاسو کے شہیدوں کو سلام
راہِ حق کے ان سجیلے شہسواروں کو سلام

دیں کی خاطر مسکرا کر شان سے قرباں ہوئے
حوصلے اور استقامت کے مناروں کو سلام

یاد کابل کے شہیدوں کی ہے زندہ ہوگئی
آسمانِ احمدیت کے ستاروں کو سلام

آج سے تم بن گئے تاریخ کے انمٹ نشاں
ارضِ افریقہ کے پیاروں ماہ پاروں کو سلام

کلمۂ توحید کی ناموس پر جاں وار دی
صحنِ بیت اللہ میں بہتے خوں کے دھاروں کو سلام

مولانا عطاء المجیب راشد۔ لندن

وہ بلالی روح سے جانیں فدا کرتے رہے

بد ارادہ سے یہ مسجد میں گھسے ظالم یزید
کردیئے نو احمدی برکینا فاسو کے شہید

وہ بلالی روح سے جانیں فدا کرتے رہے
صدق کا پرچم نہ چھوڑا ہو گئے سارے شہید

رنگ لائے گا شہیدوں کا لہو اس دیس میں
خون کے قطروں سے لاکھوں احمدی ہونگے مزید

ظالمو کابل، کا ہی انجام بد، گر دیکھتے
پھر کبھی نہ کرتے تم یہ کام گندا اور پلید

تم خدا کے قہر سے بچ کر کہاں اب جاؤ گے
اب غضب بھڑکے کا تم پر میرے مولا کا شدید

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/ جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

مَیں اللہ کی عبادت اور اُس کی گواہی کی طرف بلاتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ مَیں اللہ کا رسول ہوں اور آپس میں صلہ ُرحمی کرنے اور دشمنی کو چھوڑ دینے کی طرف بلاتا ہوں جو لوگوں کے ظلم کی وجہ سے ہو

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ نیز سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد بعض بدری صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذکر میں سے کچھ باقی رہ جانے والے حصہ کے تسلسل میں تیرہ اصحابؓ حضرت ابو لُبابہؓ بن عبدِ المنذِر، حضرت ابو الضّیّاحؓ بن ثابت بن نعمان، حضرت اَنَسَہ مولیٰ رسول اللہؐ، حضرت مَرثدؓ بن ابی مَرثد، حضرت ابومَرثد کنّازؓ بن الحصین الغنوی، حضرت سلیطؓ بن قیس بن عَمرو، حضرت مُجذرؓ بن زِیاد، حضرت رَفاعہؓ بن رافع بن مالک بن العجلان، حضرت ابو اُسَیدؓ بن مالک بن ربیعہ، حضرت ابوسلمہ عبداللہؓ بن عبدِالاسد، حضرت خَلّادؓ بن رافع الزُرقی، حضرت عَبّادؓ بن بِشر اور حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کا مزید تذکرۂ خیر فرمایا۔

وہ ہم میں سے نہیں

عُبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ حضرت ابو لُبابہؓ ہمارے پاس سے گزرے ہم اُن کے ساتھ تھے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں گئے، اُن کے ساتھ ہم بھی گھر میں داخل ہوئے، ہم نے دیکھا کہ ایک شخص پھٹے پرانے کپڑے میں بیٹھا ہے، مَیں نے اِس سے سنا: وہ کہتا تھا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قرآن کو خوش آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ملاقاتیوں کے لئے اجازت لینے والے

امام زُہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ظہر کے بعد ملاقات کرنے والوں کو ملنے کی اجازت دے دیا کرتے تھے اور آپؐ سے اُن لوگوں کے لئے حضرت اَنَسَہؓ اجازت لیا کرتے تھے۔

ہلکی نمازیں تو پھر نماز ہی نہیں

حضرت رفاعہؓ بن رافع کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم بھی آپؐ کے ساتھ تھے، اِسی دوران ایک شخص آپؐ کے پاس آیا جو بدوی لگ رہا تھا، اُس نے آکر نماز پڑھی اور بہت ہلکی پڑھی پھر مُڑا، آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا! اور تم پر بھی سلام ہو، واپس جاؤ پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ پھر گیا نماز پڑھی، پھر وہ آیا اور آکر اُس نے آپؐ کو سلام کیا۔ آپؐ نے پھر فرمایا! تم پر بھی سلامتی ہو، واپس جاؤ پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اِس طرح اُس نے دو یا تین بار کیا، ہر بار وہ نبی کریمؐ کے پاس آکر سلام کرتا اور آپؐ فرماتے تم پر بھی سلام ہو، واپس جاؤ پھر سے نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو لوگ ڈرے اور اُن پر یہ بات گراں گزری کہ جس نے ہلکی نماز پڑھی ہے اُس نے نماز ہی نہ پڑھی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تصریح فرمائی: اِس کا مطلب ہے ہلکی نمازیں تو پھر نماز ہی نہیں ہیں، ہمیں بھی اپنا جائزہ لینا چاہئے اِس لحاظ سے۔

جب تم نے ایسا کرلیا تو تمہاری نماز پوری ہوگئی

آخر اِس آدمی نے عرض کیا کہ ہمیں پڑھ کر دکھا اور مجھے سکھا دیں، مَیں انسان ہی تو ہوں، مَیں صحیح بھی کرتا ہوں اور مجھ سے غلطی بھی ہو جاتی ہے تو آپؐ نے فرمایا! ٹھیک ہے جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو پہلے وضو کرو جیسے اللہ نے تمہیں وضو کرنے کا حکم دیا ہے، پھر اگر تمہیں کچھ قرآن یاد ہو تو اُسے پڑھو ورنہ الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہو، پھر رکوع میں جاؤ اور خوب اطمنان سے رکوع کرو، اِس کے بعد بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو اور خوب اعتدال سے سجدہ کرو، پھر بیٹھو اور خوب اطمنان سے بیٹھو، پھر اٹھو۔ جب تم نے ایسا کرلیا تو تمہاری نماز پوری ہوگئی اور اگر تم نے اِس میں کچھ کمی کی تو تم نے اِتنی ہی اپنی نماز میں سے کمی کی۔

بغیر پوری طرح وضو کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی

حضرت رفاعہؓ بن رافع سے مروی ہے کہ وہ نبی کریمؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا! کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ پوری طرح وضو کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے اُس کا حکم دیا ہے، اپنے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے اور اپنے سر کا مسح کرے اور اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

طریق نماز

ایک اور روایت میں حضرت رفاعہؓ بن رافع سے اِس واقعہ کی روایت ہے کہ اُنہوں (نبی کریمؐ) نے کہا! جب تم کھڑے ہو اور تم نے قبلہ کی طرف رخ کیا تو اللہ اکبر کہو اور سورۃ الفاتحہ پڑھو اور اِس کے ساتھ جتنا قرآن اللہ چاہے تم پڑھو، جب تم رکوع کرو تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھو اور اپنی کمر سیدھی رکھو اور اُنہوں نے کہا! جب تم سجدہ کرو تو اطمنان سے سجدہ کرو اور جب تم سر اٹھاؤ تو اپنے بائیں ران پر بیٹھو۔

مَیں تم کو وہ گھاٹی دکھاتا جہاں سے فرشتے نکلے تھے

ابن اسحٰق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت اسیدؓ بن مالک بن ربیعہ غزوۂ بدر میں شریک تھے جب اُن کی اخیر عمر میں بینائی چلی گئی تو اُنہوں نے کہا کہ اگر آج مَیں بدر کے مقام پر ہوتا اور میری بینائی بھی ٹھیک ہوتی تو مَیں تم کو وہ گھاٹی دکھاتا جہاں سے فرشتے نکلے تھے، مجھے اِس میں ذرا بھی شک اور وہم نہیں ہو گا۔

ماں باپ کے مرجانے کے بعد بھی حسن سلوک کی صورت

ابو اسیدؓ بن مالک بن ربیعہ ساعدی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اِسی دوران بنی سلمہ کا ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور اُس نے کہا: یارسول اللہؐ! میرے ماں باپ کے مرجانے کے بعد بھی اِن کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ہے؟ آپؐ نے فرمایا! ہاں اُن کے لئے دعا کرنا اور اُن کے لئے استغفار کرنا، اُن کے بعد اُن کے وعدوں کو پورا کرنا اور جو اِن دونوں کے رشتہ دار ہیں اُن سے صلہ ُرحمی کرنا، اُنہیں جوڑے رکھنا، اُن کے دوستوں کی عزت کرنا۔ اِس طرح اُن کی روح کو بھی ثواب پہنچتا رہے گا، اُن کی مغفرت کے سامان ہوتے رہیں گے۔

اپنی جانوں کے لئے خیر کے سوا اور کوئی دعا نہ کیا کرو

ابو قِلابہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ حضرت ابوسلمہؓ بن عبد الاسد کے پاس عیادت کے لئے تشریف لائے، آپؐ کی تشریف آوری کے ساتھ ہی اُن کی روح پرواز کرگئی۔ راوی کہتے ہیں کہ اِس پر وہاں عورتوں نے کچھ کہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا! رک جاؤ، اپنی جانوں کے لئے خیر کے سواء اور کوئی دعا نہ کیا کرو کیونکہ فرشتے میّت کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا فرمایا! میّت کے اہل کے پاس، وہ اِن کی دعا پر آمین کہتے ہیں لہٰذا اپنے لئے سوائے خیر کے اور کوئی دعا نہ کرو۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تصریح فرمائی: رونا پیٹنا، جس کو ہمارے ہاں سیاپے کرنا بھی کہتے ہیں، وہ نہیں ہونا چاہئے۔ پھر فرمایا! اے اللہ ان کے لئے اِن کی قبر کو کشادہ کر دے اور اِن کے لئے اِس میں روشنی کر دے، اِن کے نور کو بڑھا دے اور اِن کے گناہ کو معاف کر دے، اے اللہ اِن کا درجہ ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند کر، اِن کے پسماندگان میں تُو اِن کا قائمقام ہو جا، ہمیں اور اِن کو تُو بخش دے اے رب العالمین۔ پھر فرمایا! جب روح نکلتی ہے تو نظر اُس کے پیچھے ہوتی ہے، کیا تم اُس کی آنکھیں کھلی نہیں دیکھتے۔

الغرض اپنی ساری نماز میں اِسی طرح کرو

حضرت ابو ہریرۃؓ سے مروی ہے: رسول اللہؐ مسجد میں تشریف لائے، اتنے میں ایک شخص آیا اور اُس نے نماز پڑھی، پھر اُس نے نبی کریمؐ سے سلام کیا، آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا! واپس جاؤ اور نماز پڑھو اور اِسی طرح اُس کو دوبارہ لَوٹا دیا، پھر اُس کو لَوٹایا اور پہلے کی طرح واپس جاکر نماز پڑھنے کا کہا۔ پھر اُس نے کہا کہ اُس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے مَیں اِس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، اِس لئے آپؐ مجھے سکھائیں۔ آپؐ نے فرمایا! جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر قرآن میں سے جو (بعد از سورۃ الفاتحہ) میسر ہو وہ پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک رکوع میں تمہیں اطمنان ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمنان سے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں سجدہ میں اطمنان ہو جائے، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمنان سے بیٹھ جاؤ، الغرض اپنی ساری نماز میں اِسی طرح کرو۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وہ شخص جس کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا وہ حضرت خلادؓ بن رافع تھے۔

اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے بڑھ کر

حضرت اُمّ سلمٰی رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ عباد بن بشر پر رحم فرمائے وہ رسول کریمؐ کے صحابہؓ میں سے سب سے بڑھ کر آپؐ کے خیمہ کے ساتھ چمٹے رہے اور ہمیشہ اُس کی حفاظت کرتے رہے۔ حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ انصار میں سے تین اشخاص اپنی افضلیت میں جواب نہیں رکھتے یعنی حضرت اُسَیدؓ بن حُضیر، حضرت سعدؓ بن مُعاذ اور حضرت عبادؓ بن بشر۔ تحویل قبلہ کی روایت میں آپؓ کا نام بھی آتا ہے۔

وہ جہنم میں ہرگز داخل نہیں ہو گا

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ کا غلام رسول اللہؐ کے پاس اُن کی شکایت لے کر آیا، اُس نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! حاطب ضرور جہنم میں داخل ہو گا۔ اِس پر آپؐ نے فرمایا! تُو نے جھوٹ بولا، وہ اِس میں ہرگز داخل نہیں ہو گا کیونکہ وہ غزوۂ بدر اور صلح حدیبیہ میں شامل ہوا تھا۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل آن لائن جرمنی)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6 جنوری 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کو اس حد تک اہمیت دی ہے کہ حقیقی نیکی جس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے بشرطیکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کی جائے اس وقت نیکی شمار ہو گی جب اپنی محبوب چیز خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہمدردیٔ خلق میں خرچ کی جائے

تحریکِ وقفِ جدید کے پینسٹھ ویں سال کے دوران جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے ایک کروڑ بائیس لاکھ پندرہ ہزار پاؤنڈز کی بے مثال قربانی

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال وہ قبول ہوتا ہے جو کسی کا محبوب مال ہو

یہ جو کاروبار ہے بِٹ کوائن (Bitcoin) وغیرہ کا میرے نزدیک تو یہ ایک قسم کا جوا بھی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظامِ خلافت میں بھی اللہ تعالیٰ ہر دَور میں قربانی کرنے والے عطا فرماتا چلا جا رہا ہے جو قربانیاں کر کے اپنی ترجیحات کو پس پشت ڈال کر بڑھ بڑھ کر قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نومبائعین بھی شامل ہیں

وقفِ جدید کے چھیاسٹھ ویں سال کے آغاز کا اعلان، دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کی قربانی کے واقعات کا عمومی تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (آل عمران:93)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اُس کو خوب جانتا ہے۔ اس آیت کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 38)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ ’’تم حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ بنی نوع کی ہمدردی میں وہ مال خرچ نہ کرو جو تمہارا پیارا مال ہے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 358)

پس اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کو اس حد تک اہمیت دی ہے کہ حقیقی نیکی جس سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے بشرطیکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کی جائے اس وقت نیکی شمار ہو گی جب اپنی محبوب چیز خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہمدردیٔ خلق میں خرچ کی جائے

اور پھر یہ چیز نجات کا ذریعہ بنتی ہے۔ ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ یہ تو کوئی نیکی نہیں کہ کسی کی گائے بیمار ہو جائے اور بچنے کی کوئی امید نہ ہو تو کہہ دے کہ اسے خدا کی راہ میں دے دیتے ہیں یا کوئی فقیر آئے اور اسے گھر کی باسی روٹیاں دے دی جائیں، پرانی روٹیاں جن کو گھر میں کوئی کھاتا نہیں۔ تو یہ چیزیں تو ویسے ہی اس کے کام کی نہیں رہیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال وہ قبول ہوتا ہے جو کسی کا محبوب مال ہو

اور پھر وہ قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے دے۔

یہی حقیقی نیکی ہے۔ یہی بات ہمدردیٔ خلق کا صحیح پتہ دیتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے دل میں دوسروں کے لیے کتنا درد ہے۔ ہمارے اندر دین کی خدمت کے لیے کیا شوق ہے اور اس بارے میں ہمارے جذبات کیا ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 19 ایڈیشن 1984ء)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں ’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اُس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آلِ عمران:93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے۔ جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 95-96 ایڈیشن 1984ء)

پس قربانی کے اور پسندیدہ مال کے پیش کرنے کے یہ وہ معیار ہیں جن کی اعلیٰ ترین مثال جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قائم فرمائی اور پھر صحابہؓ نے اپنی بساط کے مطابق حفظِ مراتب کے لحاظ سے قربانیوں کے یہ معیار قائم کیے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہم دیکھتے ہیں تو آپؑ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے جو اشاعتِ لٹریچر ہے اور اشاعتِ اسلام کے لیے ہے، اعلیٰ ترین مثال حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ نے قائم فرمائی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپؓ نے لکھا جس کا ذکر خود حضرت مسیح موعود

علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’میں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپؑ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔‘‘ پھر لکھا کہ ’’... مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے طیّار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدّیقوں کی موت ہو۔‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 36)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے صحابہؓ تھے جنہوں نے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق قربانیاں دیں اور ایسی ایسی قربانیاں دیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ان کی قربانیاں دیکھ کے حیرت ہوتی ہے۔ یہ قربانیاں کیوں دیں؟ اس لیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن جو اشاعتِ اسلام کا مشن ہے اس میں آپ کے مددگار بنیں۔ اس لیے کہ مخلوق سے ہمدردی کا درد رکھتے ہوئے انہیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی جماعت میں شامل کرنے کے لیے قربانی پیش کریں۔ تکمیلِ ہدایت کے لیے اپنا کردار ادا کریں اور یہ قربانیوں کی جاگ افراد جماعت کو ایسی لگی کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جاری نظامِ خلافت میں بھی اللہ تعالیٰ ہر دَور میں قربانی کرنے والے عطا فرماتا چلا جا رہا ہے جو قربانیاں کر کے اپنی ترجیحات کو پس پشت ڈال کر بڑھ بڑھ کر قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نومبائعین بھی شامل ہیں

جن کی قربانیوں کی مثالیں بھی مَیں پیش کروں گا۔

بہرحال آج کا جو خطبہ ہے،

جنوری کا جو پہلا خطبہ ہے عموماً وقفِ جدید کے نئے سال کے اعلان کے بارے میں ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1957ء میں اس تحریک کو شروع فرمایا جو دیہاتوں میں تربیت و تبلیغ کے لیے آپؓ نے شروع فرمائی جو پہلے صرف پاکستان تک ہی محدود تھی۔ پھر خلافتِ رابعہ میں اس کو وسعت دے کر تمام ممالک تک پھیلا دیا گیا اور جو ترقی یافتہ ممالک ہیں ان کی اس چندے کی رقم افریقہ کے ممالک میں تربیت و تبلیغ خرچ کرنے کا ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا اور عموماً یہی سلسلہ اب تک چل رہا ہے۔ اس چندے کی آمد کو افریقہ میں اور دوسرے غریب ممالک میں خرچ کیا جاتا ہے۔ احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں لیکن یہ نہیں کہ افریقہ کے اور دوسرے ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک کے احمدی اس میں حصہ نہیں لے رہے۔ ان لوگوں کی قربانیاں بھی ان کی آمد اور حالات کے مطابق قابلِ تعریف ہیں لیکن زائد اخراجات بہرحال امیر ملکوں کے چندوں سے پورے کیے جاتے ہیں، ترقی یافتہ ملکوں کے چندوں سے پورے کیے جاتے ہیں۔ ہر جگہ یہ قربانیاں کرنے والے اس بات کا کامل ادراک رکھتے ہیں جو بات ایک حدیثِ قدسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔ نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ مَیں پورا تجھے دوں گا اُس دن جب تُو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہو گا۔

(کنز العمال جلد ٦ صفحہ ٣٥٢ حدیث نمبر ١٦٠٢١ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ١٩٨٥ء)

پس اللہ تعالیٰ کے راستے میں کی گئی قربانی نہ صرف اس دنیا میں فائدہ پہنچاتی ہے بلکہ آئندہ زندگی میں مرنے کے بعد بھی فائدہ دے گی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ یُّوَفَّ اِلَیۡکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ (البقرۃ:273) اور جو بھی تم مال میں سے خرچ کرو وہ تمہیں بھرپور واپس کر دیا جائے گا اور ہرگز تم سے کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ پس اللہ تعالیٰ جب وعدہ کرتا ہے تو پورا بھی کرتا ہے۔ اس کے نمونے اس دنیا میں بھی ہمیں دکھا دیتا ہے تا کہ اس یقین پر قائم ہو جاؤ کہ اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنو گے۔ دنیاوی اداروں کی طرح نہیں ہے کہ کاروباروں میں رقم لگاؤ اور نقصان ہو جائے یا کچھ عرصہ فائدہ ہو اور پھر صرف دنیاوی فائدہ ہو، آگے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے تو بعض ایسے کاروبار ہیں جو کچھ عرصہ تک تو فائدہ دیتے ہیں پھر ان کو چلانے والے ہی سب کچھ کھا جاتے ہیں اور وہ غریب لوگ جنہوں نے انویسٹمنٹ کی ہوتی ہے ان کا پیسہ ڈوب جاتا ہے جیسے آج کل بڑا شور مچا ہوا ہے کہ کئی بلین ڈالر لوگوں کے ڈوب گئے جنہوں نے بِٹ کوائن (Bitcoin) یا کرپٹو کرنسی (Cryptocurrency) میں اپنی رقمیں لگائی ہوئی تھیں۔ ان کے چلانے والے کھا گئے۔ ختم ہو گیا سب کچھ۔ بہرحال

یہ جو کاروبار ہے بِٹ کوائن وغیرہ کا میرے نزدیک تو یہ ایک قسم کا جوا بھی ہے۔

لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی خاطر قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے اس کے عجیب نظارے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ میں کچھ مثالیں پیش کروں گا۔ ایسی مثالیں ہیں کہ جہاں قربانی کرنے والے دنیاوی فائدہ اٹھا رہے ہیں وہاں ان کے ایمان میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً

لائبیریا کی ایک مثال

ہے۔ وہاں بومی کاؤنٹی ہے۔ معلم کہتے ہیں کہ وقفِ جدید کی وصولی کے لیے نومبائعین کی ایک جماعت فومبا (Fomba) ہے۔ میں وہاں گیا۔ مقامی امام سے ملاقات کے بعد ایک اجتماعی پروگرام منعقد کیا جس میں گاؤں کی اکثریت شامل ہوئی۔ احباب کو وقفِ جدید کی اہمیت اور برکات کے حوالے سے بتایا گیا۔ پروگرام کے بعد احباب سے انفرادی طور پر اُن کے گھروں میں جا کر بھی وصولی کی۔ ایک خادم اس دوران میں گھر گیا۔ اس کے گھر پہ کچھ نہیں تھا۔ اس کی والدہ نے معذرت کی کہ ابھی چندے کے پیسے نہیں ہیں بعد میں کسی وقت دے دیں گے۔ کہتے ہیں ہم واپس آ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ خادم دوڑتا ہوا آیا اور کہا یہ دو سو پچاس لائبیرین ڈالر ہیں جو مجھے میرے والد نے سکول کی فیس کے لیے دیے تھے یہ میں چندے میں دے دیتا ہوں تا کہ ہمارا گھر اس تحریک سے محروم نہ ہو جائے۔ کہتے ہیں کچھ دنوں کے بعد وہی خادم میرے سینٹر میں آیا اور بتایا کہ آپ کے جانے کے دو دن بعد ہی مجھے پیغام ملا کہ میرے کسی رشتہ دار نے میری سکول کی ضروریات کے لیے پچیس سو لائبیرین ڈالر کی رقم بھیجی ہے۔ چنانچہ میں نے اس سے اپنی فیس بھی ادا کر دی اور دوسری ضرورت کی اشیاء بھی خریدیں۔ کہنے لگا کہ

اللہ تعالیٰ نے تو مجھے میری قربانی سے دس گنا بڑھ کے نوازا ہے۔

تو اس طرح اللہ تعالیٰ دلوں میں ایمان اور یقین پیدا کرتا ہے اور

اللہ تعالیٰ جو یہاں نوازتا ہے تو اگلے جہان کے جو وعدے ہیں وہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ پورا کرے گا جہاں یہ حساب جمع ہو رہا ہے۔

پھر

گنی کناکری کی ایک مثال

ہے۔ وہاں کے ایک ریجن کی جماعت ہے منسایا (Mansaya)۔ وہاں کے مشنری کہتے ہیں کہ عشرہ وقفِ جدید منا رہے تھے۔ احباب جماعت کو مسجد میں اور انفرادی طور پر چندہ وقفِ جدید کی اہمیت اور برکت بتاتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلا رہے تھے کہ گاؤں کے، مسجد کے امام ابوبکر کمارا صاحب جو حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ

پہلے میں چندہ ادا کروں گا کیونکہ ہمیں دوسروں کے لیے نمونہ بننا چاہیے۔

اب یہ حالت بھی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ خود تو تحریک میں حصہ نہ لیں اور دوسروں کو کہیں بلکہ خود بھی کہتے ہیں کہ پہلے ہمیں تحریک کرنی چاہیے۔ لہٰذا انہوں نے اپنی جیب میں موجود دس ہزار فرانک گنی چندے میں ادا کر دیا اور بعد میں یہ ملنے آئے اور انہوں نے بتایا کہ وہ چندہ تو مَیں نے دے دیا تھا لیکن کچھ دیر کے بعد ہی میرے ایک دوست نے مجھے پندرہ لاکھ فرانک تحفۃً بھجوائے اور کہتے ہیں جو مَیں سمجھتا ہوں میری اس

قربانی کے نتیجے میں ہی اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے عطا فرمایا۔ کہتے ہیں اب میں پہلے سے اَور بڑھ کر اور باقاعدگی سے چندوں میں حصہ لیا کروں گا۔ یہ ہے سلوک اللہ تعالیٰ کا نومبائعین کے ساتھ کہ

میرے رستے میں خرچ کرو گے تو یہاں بھی نوازوں گا اور آئندہ کے وعدے تو پھر ان شاء اللہ پورے ہوں گے۔

پھر

کیمرون

کے معلم لکھتے ہیں کہ ایک نوجوان میرے ساتھ تحریک جدید کے چندے کے لیے دیہاتوں میں جاتے رہے۔ بے روزگار تھے اس لیے خود تحریک جدید کے چندے میں صرف انہوں نے ایک ہزار سیفا چندہ دیا اور کہا کہ دعا کریں مجھے ملازمت مل جائے تو میں اَور دوں گا۔ معلم نے کہا ٹھیک ہے میں بھی دعا کرتا ہوں تم بھی اپنی ملازمت کے لیے دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ بعد اُس کی دعا سنی۔ ایک ماہ کے بعد یو این او کی ایک تنظیم میں بطور ڈرائیور ان کو کام مل گیا اس طرح اُس نے وقفِ جدید کے وعدے میں دس ہزار سیفا چندہ ادا کر دیا کہ جب مَیں نے مشکل حالات میں دیا تھا تو اس کے بدلے میں یہ اللہ تعالیٰ نے میری آمد میں اضافہ کیا ہے۔

تنزانیہ

کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ ایک جماعت کی ایک خاتون نے بتایا کہ ایک دن وہ گھر کی خریداری کے لیے بازار جا رہی تھیں۔ رستے میں معلم سے ملاقات ہوگئی۔ اس نے چندہ وقفِ جدید کے بارے میں بتایا اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی تو کہتی ہیں میں نے اسے کہا کہ میرے پاس اس وقت دو ہزار شلنگ ہے۔ بازار سے میں سودا لینے جا رہی ہوں تو ایک ہزار شلنگ چندہ ادا کر دیا اور باقی ایک ہزار کا اپنا سامان خرید لوں گی۔ کہتی ہیں وہاں مجھے ایک خاتون نے پیچھے سے آواز دی جس نے کچھ عرصہ پہلے مجھ سے پانچ ہزار شلنگ لیے ہوئے تھے اور لمبا عرصہ گزر گیا تھا جس کی واپسی کی مجھے اب امید بھی نہیں تھی۔ اس خاتون نے آواز دے کر وہ پانچ ہزار شلنگ مجھے دیے کہ یہ تمہارا قرض تھا جو میں نے واپس کرنا تھا۔ پھر وہ دوبارہ معلم کے پاس واپس آئیں اور کہا کہ یہ تو چندے کی برکت سے مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا اس لیے مزید ایک ہزار شلنگ چندہ ادا کر دیا۔

لائبیریا

کے معلم بیان کرتے ہیں کہ وہاں ایک گانٹا (Ganta) جماعت ہے۔ وہاں ایک ممبر عائشہ صاحبہ ہیں۔ وہ ان کے گھر گئے۔ وقفِ جدید کی تحریک میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا اس وقت تو میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن آپ ذرا ٹھہریں میں کچھ انتظام کرتی ہوں تا کہ میرے گھر سے خالی ہاتھ نہ جائیں۔ یہ بھی فکر ہے کہ کوئی خالی ہاتھ نہ جائے۔ چنانچہ انہوں نے جلدی سے کسی سے ادھار لے کر سو لائبیرین ڈالر چندہ ادا کر دیا۔ معلم کہتے ہیں کہ ابھی میں ان کے گھر میں ہی تھا کہ اس خاتون کے فون پر میسج آیا کہ کسی نے ان کے اکاؤنٹ میں آن لائن کچھ پیسے ٹرانسفر کیے ہیں اور خاتون کہتی ہیں کہ یہ تو ابھی جو میں نے سو لائبیرین ڈالر چندہ دیا تھا اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے فوری طور پر مجھے نواز دیا۔

پھر

گنی کناکری

کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جماعت کے ایک ممبر سعید وبا (Saeedouba) صاحب ہیں۔ بے روزگار تھے اور مائننگ کمپنیز میں انہوں نے درخواستیں دی ہوئی تھیں لیکن کوئی امید نظر نہیں آ رہی تھی۔ عشرۂ وقفِ جدید کے دوران انہیں جب چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی تو انہوں نے کہا میں تو بے روزگار ہوں کچھ زیادہ تو نہیں دے سکتا۔ بہرحال جیب میں ہاتھ ڈالا انہوں نے اور پانچ ہزار فرانک نکال کر چندہ ادا کر دیا کہ اس وقت کُل رقم یہی میرے پاس ہے۔ کہتے ہیں چندے کی ادائیگی کے پانچ دن بعد انہیں ایک اَور مائننگ کمپنی کی طرف سے ملازمت کی آفر ہوئی جہاں انہوں نے درخواست بھی نہیں دی ہوئی تھی اور اللہ کے فضل سے پانچ لاکھ فرانک ماہانہ تنخواہ پر ان کو ملازمت مل گئی۔ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو میں نے معمولی قربانی دی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق کئی گنا بڑھا کے مجھے یہ عطا فرما دیا ہے۔

پھر

نائیجیریا

کے مبلغ ہیں انہوں نے بھی لکھا۔ کہتے ہیں کانوسٹیٹ کے ایک احمدی دوست ناصر صاحب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تین سال سے بغیر جاب (job) کے پریشان تھا۔ مجھے خیال آیا کہ کیوں نہ میں اپنی استطاعت کے مطابق دوبارہ چندہ دینا شروع کر دوں۔ جاب نہیں تھا تو چندہ بھی بند کیا ہوا تھا۔ کہتے ہیں جو کچھ ہے اس کے مطابق چندہ تو دینا شروع کروں۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ پچھلے سال جون کے مہینے سے چندہ دینا شروع کیا اور وہ مربی صاحب کو بتا رہے ہیں۔ کہتے ہیں ابھی تین مہینے نہیں گزرے تھے کہ مجھ سے ایک دوست نے رابطہ کیا کہ ایک کمپنی کو مارکیٹنگ کے لیے ایک آسامی درکار ہے اور اس طرح اس کمپنی نے مجھے ہائر کر لیا اور اس کمپنی کا یہ اپنی طرز کا پہلا کانٹریکٹ تھا۔ کہتے ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جو اتنے عرصہ کے بعد مجھے ملازمت ملی یا مجھے کاروبار یا کام ملا یہ اس چندے کی برکت ہے۔

پھر

سینٹرل افریقہ

کے مبلغ لکھتے ہیں جبریل صاحب ایک نومبائع ہیں انہوں نے کہا پچھلے سال جب میں جماعت میں داخل ہوا تو میری اخلاقی اور روحانی حالت میں تبدیلی آنا شروع ہوئی۔ یہ بھی قابلِ غور چیز ہے کہ صرف جماعت میں شامل نہیں ہوئے بلکہ دعا یقیناً انہوں نے کی ہو گی اور اپنی حالت کو بدلنے کی کوشش بھی کی ہو گی اور اللہ تعالیٰ کا فضل بھی اس پر ہوا کہ انہوں نے خود محسوس کیا کہ میری روحانی اور اخلاقی حالت میں تبدیلی آ رہی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ایک دن جب مبلغ نے وقفِ جدید چندے کی تحریک کی کہ سال ختم ہونے والا ہے اور چندہ دینا چاہیے، بےشک تھوڑا دیں۔ تو کہتے ہیں مَیں نے چندے کی رسید کٹوا دی اور اس وقت سے لے کر آج تک میرے کام میں بہت برکت پڑی۔ خدا کا خاص فضل ہوا۔ اب میں کام سے فارغ نہیں بیٹھتا۔ پہلے کئی کئی دن گاہک نہیں آتے تھے اب روزانہ کی بنیاد پر آتے ہیں اور اللہ کے فضل سے اتنی اچھی رقم کما لیتا ہوں کہ جس کا مَیں پہلے تصور نہیں کرتا تھا۔

پھر

ٹوگو

سے مبلغ عارف صاحب لکھتے ہیں کہ کارا ریجن میں آباکاجی (Abagagi) کے ایک صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں میرے مالی حالات کوئی اچھے نہیں تھے۔ وقفِ جدید کا آخری مہینہ چل رہا تھا۔ فکر تھی کہ وعدہ کیسے پورا کروں گا۔ پھر میرے ذہن میں خیال آیا کہ گھر میں ایک چھوٹا سا بکرا ہے جو میں نے کسی اَور مقصد کے لیے رکھا ہوا ہے وہ بیچ کر چندہ ادا کر دیتا ہوں۔ ایک ہی چیز ہے گھر میں اَور کچھ ہے نہیں۔ وہی بیچ کے ادا کر دیتا ہوں۔ کہتے ہیں میں نے نیت ہی کی تھی کہ ایک دن مشنری صاحب چندہ لینے آ گئے۔ اسی روز ایک شخص نے مجھ سے ادھار پیسے لیے ہوئے تھے اس کی واپسی کی بھی کوئی امید نہیں تھی وہ بھی اسی وقت پیسے واپس کرنے آ گیا۔ چنانچہ وہ سارے پیسے کہتے ہیں میں نے وقفِ جدید میں ادا کر دیے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے غیب سے میری مدد فرما دی۔

نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے انتظام بھی فرما دیا۔

محبوب چیز قربان کرنے کی طرف توجہ کی تو اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے نواز دیا کیونکہ وہ دلوں کے حال جانتا ہے۔

مارشل آئی لینڈ

کے ساجد اقبال صاحب کہتے ہیں یہاں ایک خاتون لورین (Loreen) صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ مالی قربانی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر بہت فضل فرمایا ہے۔ پہلے مالی قربانی میں حصہ نہیں

لیتے تھے کیونکہ یقین نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ قربانی کے بدلے میں کتنی برکت فرماتا ہے اور اس وقت پیسوں کی کمی بھی تھی۔ کھانے پینے کا سامان لینے کے لیے پیسے نہیں ہوتے تھے اور گھر کے اخراجات پورے کرنے میں بہت پریشانیاں ہوتی تھیں لیکن جب مسجد سے مالی قربانی کی برکات کے بارے میں خطبات سنے تو سوچا کہ قربانی میں حصہ لینا چاہیے۔ چنانچہ کہتی ہیں ہم نے قربانی کرنی شروع کر دی، چندہ دینا شروع کر دیا اب اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہے کہ گھر کے اخراجات بھی پورے ہو جاتے ہیں۔ کھانے پینے میں بھی کوئی تنگی نہیں ہوتی۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ ایسی ایسی جگہوں سے ہمارے پاس رقمیں آ جاتی ہیں جن کا ہمیں تصور بھی نہیں ہوتا اور جتنا بھی ہم دیں اللہ تعالیٰ اتنا بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ نومبائعین کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لیے اس طرح یہ سلوک فرماتا ہے۔

انڈیا

سے انسپکٹر صاحب وقفِ جدید کہتے ہیں جماعت میلا پالم تامل ناڈو میں وقفِ جدید کے بجٹ اور وصولی کی غرض سے گیا تو وہاں ایک مخلص احمدی سے ملاقات ہوئی موصوف نے انہیں کہا کہ 2014ء میں مَیں نے بیعت کی تھی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی مجھے توفیق ملی تھی۔ اس وقت یہ نومبائع یا اب تو نومبائع نہیں رہے بہرحال وہ احمدی کہتے ہیں کہ اس وقت جب میں نے بیعت کی تھی مَیں نے اپنا وقفِ جدید کا وعدہ چار ہزار روپے لکھوا کر ادائیگی کی تھی کیونکہ میرے پاس اتنی ہی گنجائش تھی اور ہر سال میں پھر اس کے بعد حسب توفیق بڑھاتا بھی چلا گیا اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے کاروبار میں بھی نمایاں ترقی دیتا چلا گیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد باقی گھر کے افراد نے بھی بیعت کر لی اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج میرا وقفِ جدید کا چندہ پانچ لاکھ روپے ہوگیا ہے اور اس گذشتہ سال انہوں نے رمضان کے مہینے میں اپنے پانچ لاکھ کی مکمل ادائیگی بھی کر دی تھی۔ کہتے ہیں کہ لاک ڈاؤن کے باوجود میرے چندوں کی برکت کی وجہ سے کاروبار میں مجھے کوئی نقصان نہیں ہوا بلکہ مزید بڑھتا چلا گیا اور اللہ کے فضل سے اب کاروبار انڈیا سے نکل کے تھائی لینڈ میں بھی پھیلا دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ سب چندے کی برکات ہیں۔ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل۔ جوئے کی قسم کا کاروبار نہیں ہے۔ روپیہ لگایا، محنت کی، کاروبار کیا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ نے کئی گنا اضافہ بھی فرما دیا۔

پھر

انڈیا کی ایک اَور مثال ہے۔

وہاں کے مبلغ انچارج نے لکھا ہے کہ ناظم صاحب مال، انسپکٹر صاحب وقفِ جدید مالی سال کے اختتام کے پیش نظر مالاپورم کیرالہ کے دورے پر تھے۔ ہمارے علاقے میں بھی آئے تو وہاں ایک مخلص احمدی رحمان صاحب کا فون آیا جو بزنس کرتے ہیں کہ آپ پہلے میری کمپنی میں آ جائیں۔ میں نے کمپنی اپنی بنائی ہے اس میں ایک نیا حصہ بنایا ہے وہاں دعا کروانی ہے۔ اور جب ہم وہاں گئے تو بغیر پوچھے دس لاکھ روپے کا چیک پیش کیا۔ نیز دورے کے لیے اپنی بڑی گاڑی پٹرول وغیرہ ڈلوا کر دی۔ انہوں نے کہا بھی کہ ہمیں چھوٹی گاڑی ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ مرکزی نمائندوں کے لیے اچھی قابلِ اعتبار گاڑی ہونی چاہیے تا کہ آپ آرام سے سفر کر سکیں۔ کہتے ہیں یہ رقم میں نے اپنی ایک پراپرٹی کی رجسٹری کے لیے رکھی ہوئی تھی مگر آپ کے آنے کی وجہ سے وقفِ جدید میں ادائیگی کر دی ہے اور رجسٹری کی تاریخ آگے کروا لی ہے۔ چند دن کے بعد موصوف کہتے ہیں کہ ایک بڑی رقم ان کو بغیر کسی خاص کوشش کے مل گئی جو موصوف کی ضروریات سے کہیں زیادہ تھی۔ دس لاکھ سے بھی کہیں زیادہ رقم تھی۔

ماریشس

سے ایک خاتون مس شبریز صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں مجھے اپنے والدین کی طرف سے سالگرہ کے تحفہ کے طور پر رقم ملی۔ میں نے وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں پانچ پانچ سو روپیہ دینے کا فیصلہ کیا جو میں نے ایک لفافے میں رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت بیماری کے دور سے گزر رہی تھی۔ اس دوران میرے ایک چچا اور میری کزن مجھے ملنے آئے، دونوں نے مجھے لفافے دیے اور ہر ایک میں پانچ پانچ ہزار تھے۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے دس گنا زیادہ انعام دیا ہے۔

پھر

جارجیا

کے صدر جماعت کہتے ہیں کہ ایک ممبر محمد ابوحماد صاحب ہیں فلسطین سے ان کا تعلق ہے۔ جارجیا میں بطور میڈیکل سٹوڈنٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تین سال قبل انہوں نے بیعت کی تھی۔ جماعت نے عشرہ وقفِ جدید پر سیمینار منعقد کیا کہ اللہ کی راہ میں اس طرح خرچ کرنا چاہیے۔ تو کہتے ہیں اس وقت میرے پاس تقریباً تین سو ڈالر تھے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ ان میں سے نصف وقفِ جدید میں دے دوں گا کیونکہ مجھے وہ آیت یاد آ رہی ہے۔ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا۔ (الشمس:10) یعنی یقیناً وہ کامیاب ہوگیا جو پاک ہوا۔ چنانچہ چندے کی ادائیگی اور معمول کے اخراجات کے بعد میرے بینک اکاؤنٹ میں مہینے کے آخر میں صرف دو ڈالر رہ گئے۔ یہ سٹوڈنٹ ہی ہیں۔ دسمبر کے آخر پر فلسطین سے میرے رشتہ دار جارجیا آ رہے تھے مجھے اس بات کی فکر تھی کہ ان کی مہمان نوازی کس طرح کر پاؤں گا لیکن جس دن مہمان آئے اسی دن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے بینک اکاؤنٹ میں کسی ذریعہ سے ایک ہزار ڈالر ٹرانسفر کروا دیے۔ کہتے ہیں اس پر میں اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ شکر ادا کرتا ہوں اور اس کو بھی چندے کی برکات سمجھتا ہوں۔

سوچ کی بات ہے، دنیادار کچھ اَور سوچتا ہے لیکن ایک دیندار انسان یہی سوچتا ہے کہ اللہ کے فضل اس کی راہ میں خرچ کرنے کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔

کینیا

کے معلم لکھتے ہیں ان کی جماعت میں ایک نومبائع خاتون خدیجہ صاحبہ نرسری سکول میں ٹیچر ہیں۔ وقفِ جدید کا وعدہ سال کے شروع میں انہوں نے پانچ سو شلنگ لکھوایا۔ ادائیگی بھی کر دی۔ کہتے ہیں میں ان کو رسید دینے کے لیے سکول گیا تو اگلے دن وہ میرے گھر آئیں اور اہلیہ کو بتایا کہ مزید پانچ سو چندہ اس مد میں ادا کرنا چاہتی ہوں۔ اور کہتی ہیں کُل ادائیگی ایک ہزار شلنگ ہو جائے۔ کہتی ہیں کہ اس سوچ کے ساتھ یہ کر رہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مزید برکت عطا فرمائے۔ جب گھر آیا تو اہلیہ نے مجھے بتایا اور پھر مَیں نے رسید کاٹی۔ کہتے ہیں ان کو رسید دینے گیا تو انہوں نے بتایا کہ میرا ایک بیٹا ہے کالج میں پڑھتا ہے اس کے اخراجات کے لیے میں نے درخواست دی ہوئی تھی اور وہ منظور نہیں ہو رہی تھی لیکن آج ہی مجھے کالج سے فون آیا کہ اس کے اخراجات جو تیس ہزار شلنگ تھے حکومت کی طرف سے سکول کے اکاؤنٹ میں جمع ہو گئے ہیں۔ کہتی ہیں اس بات پر مجھے بڑا سکون ملا ہے۔

انڈونیشیا

کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ عبدالرحیم صاحب ایک جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جو چھوٹی سی جماعت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہر سال وقفِ جدید کے وعدے کی ادائیگی کرتا ہوں۔ انیس اور بیس میرے لیے بہت مشکل سال تھے کیونکہ اس سال میں مجھے نوکری نہیں ملی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے کہتے ہیں مَیں نے کام سے استعفیٰ دے دیا اور کاروبار کرنے کی کوشش کی۔ اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ جو بچت تھی وہ آہستہ آہستہ ختم ہوگئی۔ وقفِ جدید کا سال ختم ہو رہا تھا۔ چندے کا وعدہ میں نے کیا ہوا تھا۔ ادائیگی کی کوئی صورت نہیں بن رہی تھی۔ ملازمت ملنی بھی مشکل ہو رہی تھی کیونکہ میری عمر اکاون سال ہے۔ اس عمر میں ملازمت مشکل سے ملتی ہے۔ کہتے ہیں ہر روز تہجد میں مَیں دعا کرتا تھا۔ اور یہاں مجھے بھی یہ خط لکھا کرتے تھے کہ وقفِ جدید کا چندہ میں نے ادا کرنا ہے اس کی مجھے سعادت مل جائے۔ کہتے ہیں چنانچہ وقفِ جدید کے سال کے اختتام تک اللہ تعالیٰ نے کسی نہ کسی طرح مجھے وعدہ کے مطابق ادائیگی کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ بہرحال میں نے کسی طرح ادا کر دیا۔ کہتے ہیں ادائیگی کے چند دن بعد مجھے ایک سابق افسر جہاں میں کام کرتا تھا اس کا فون آیا کہ مجھے انٹرویو کے لیے آنے کا کہا گیا ہے۔ تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ مجھے نوکری مل گئی۔ میں حیران تھا کیونکہ جس شخص نے مجھے بلایا تھا وہ میرا ڈائریکٹ سپروائزر نہیں تھا۔ میرے دوست بھی اس الجھن میں ہیں کہ مجھے ہی کیوں بلایا گیا کیونکہ میں نے تو تقریباً سات سال پہلے وہاں سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ کہتے ہیں یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ میری مستقل آمدنی اس عمر میں شروع ہوگئی۔

سینیگال میں

تامباکُنڈا (Tambacounda) جگہ ہے، وہاں کے مبلغ کہتے ہیں کہ میرے دورے کے دوران ایک جگہ جب چندے کی تحریک کی گئی اور میں نے جو پچھلے خطبے میں لوگوں کے واقعات سنائے تھے ان کو وہاں سنایا گیا تو ایک احمدی عثمان صاحب نے بتایا کہ جب انہوں نے بیعت کی تو ان کی مالی حالت نہایت کمزور تھی اور بیعت کے بعد اپنے بیگانے سب مخالف ہو گئے۔ چار مرتبہ مخالفین نے ان کے گھر کو جلانے کی کوشش کی۔ ہر مرتبہ گھر کا ایک حصہ جل جاتا مگر جب سے کہتے ہیں جماعتی چندوں میں حصہ لینا شروع کیا ان کے دن پھر گئے ہیں۔ کہتے ہیں چندہ جات کی برکت سے اب انہوں نے اپنا پکا گھر تعمیر کر لیا ہے۔ پہلے تو کچھ تھوڑی بہت گھاس پھونس کا تھا جو جل جاتا تھا لیکن اب پکا تعمیر کر لیا ہے۔ بچے بھی شہر میں اچھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور ہر سال دیگر چندوں کی طرح وقفِ جدید میں بھی قابلِ ذکر اضافہ کر کے ادائیگی کرتے ہیں اور کہتے ہیں جو میرے مخالفین تھے وہ یا تو سب فوت ہو چکے ہیں اور اگر زندہ بھی ہیں تو انتہائی کس مپرسی کی حالت میں ہیں۔

تنزانیہ

کے امیر صاحب ایک کسان کا واقعہ لکھتے ہیں۔ ان کے ٹماٹر کے کھیت ہیں اور لیک وکٹوریہ سے پانی لفٹ کر کے آبپاشی کی جاتی ہے اور اس کے لیے کرائے پہ مشینیں لینی پڑتی ہیں، پمپ لینے پڑتے ہیں۔ کہتے ہیں بارشیں اس سال کم ہوئیں۔ کھیتوں کی حالت بہت خراب ہوگئی۔ قریبی کھیت والے جو تھے جو اپنے کھیتوں کو پانی لگاتے تھے ان پہ ہنستے تھے کہ تمہاری فصل کا یہ حال ہو رہا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں معلم نے مجھے چندوں کی طرف توجہ دلائی تو ایک ہزار شلنگ تھا میرے پاس وہ میں نے ادا کر دیا۔ پھر معلم نے رسید کاٹ دی اور کہتے ہیں اگلے دن عاملہ کی میٹنگ میں یہ آئے تو انہوں نے معلم صاحب کو بتایا کہ جو سودا کیا تھا مجھے اس کا اجر مل گیا ہے کیونکہ اس موسم کی پہلی بارش میرے کھیت پر برسی ہے اور پانی بھر گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح مجھے نوازا۔

سیرالیون

سے مبلغ لکھتے ہیں، کہ ایلکس ٹامو (Alextamu) صاحب ٹیچر اور ریسرچر ہیں۔ سیرالیونی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے چندہ وصیت اور دیگر چندہ جات میں کچھ بقایا ہو گیا تھا کیونکہ گذشتہ سال بعض سرکاری مسائل کی وجہ سے ادارے نے تنخواہوں کی ادائیگی میں بہت تاخیر کی اور کچھ عرصہ کے لیے زندگی انتہائی مشکل ہوگئی۔ بہرحال انہوں نے کہیں سے رقم لے کر فوری بندوبست کیا اور اس تنگی کے دَور میں بھی چندہ وصیت اور دوسرے چندے ادا کر دیے۔ کہتے ہیں کہ چندوں کی ادائیگی کے بعد پہلے مجھے چاول کے ایک تحقیقی منصوبے کے لیے گنی کناکری کے وفد میں منتخب کیا گیا۔ پھر ایک بڑا فرنشڈ گھر بھی مل گیا۔ پھر یو کے جلسہ 2022ء سے پہلے مجھے گھر میں ٹی وی اور ایم ٹی اے لگانے کی بھی توفیق مل گئی۔ پھر سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا فضل یہ ہوا کہ جاپان کی کاگوشیما (Kagoshima) یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کرنے کے لیے سکالرشپ آئیں تو کہتے ہیں مَیں نے بھی اپلائی کر دیا تو ادارے کی جانب سے مجھے فوقیت دی گئی اور وہاں مجھے سلیکٹ کر لیا گیا اور کہتے ہیں کہ گذشتہ سال سے مَیں جاپان میں بیٹھا ہوں۔ جاپان میں بھی اللہ کے فضل سے جماعت کے ساتھ رابطہ ہے اور خدا کا یہ فضل ہوا کہ ادارے نے میری فیملی کو نہ صرف گھر دیا ہے بلکہ تنخواہ کا ایک حصہ بھی وہیں سیرالیون میں فیملی کے لیے جاری رکھا ہے۔ بہرحال کہتے ہیں یہ بات میرے لیے ایمان میں زیادتی کا باعث بنی ہوئی ہے کہ چندے کی برکات سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ فضل فرمایا۔

احمدیوں بلکہ نومبائعین میں اَور بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر مال کی محبت سے بے رغبتی کی مثالیں

ہمیں نظر آتی ہیں۔ چنانچہ سیرالیون کے میامبا (Moyamba) ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ خطبہ کے دوران وقفِ جدید کے حوالے سے توجہ دلائی گئی کہ ایک بار ایک صحابی کلہاڑا لے کر جنگل میں چلے گئے اور لکڑیاں کاٹ کر بیچیں اور کمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دی۔ کہتے ہیں قریب ایک گاؤں ڈوڈو (Dodo) ہے۔ وہاں سے احمدی نماز جمعہ کے لیے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک مخلص احمدی قاسم صاحب ایک دن تپتی دوپہر میں آئے اور ایک بڑی رقم پیش کی کہ یہ میری ساری کمائی ہے جو وقفِ جدید میں پیش کرتا ہوں۔ ان سے کہا گیا کہ اس میں سے اپنے ماہانہ اخراجات کے لیے کچھ رقم رکھ لیں تو بڑے جوشیلے انداز میں کہنے لگے کہ جس دن آپ نے صحابی کا واقعہ سنایا تھا میں نے اسی روز تہیہ کر لیا تھا کہ اس واقعہ پر عمل کرنا ہے اس لیے آپ ساری رقم رکھ لیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے خود ہی نوازے گا۔

پھر

تنزانیہ

کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ شیانگا ریجن کے معلم نے بتایا کہ وہاں ایک گاؤں سنباچائی (Simbachai) ہے۔ یہ نئی جگہ ہے۔ جماعت کا نیا پودا وہاں لگا ہے۔ نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ دسمبر تک انتالیس افراد بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ پچھلے مہینے ہی یہ جماعت قائم ہوئی ہے۔ معلم صاحب کہتے ہیں کہ دسمبر میں اپنے حلقے کی جماعتوں کے دورے پر تھا۔ اس نئی جماعت سے بھی گزر ہوا۔ یہاں بیعت کرنے والے زیادہ تر لوگ پہلے لادین تھے۔ مذہب سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا اس لیے ان کی تربیت کے لیے نماز اور قرآن کی طرف توجہ کی جارہی ہے۔ نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد تربیتی کلاس ہوئی۔ اس میں معلم صاحب نے نماز پڑھنے کا طریق اور دیگر فقہی مسائل بتائے۔ ایک بزرگ احمدی نے معلم صاحب کے بیگ میں رسید بُک دیکھی تو اس بارے میں سوال کیا۔ معلم صاحب نے بتایا کہ یہ چندہ وقفِ جدید کے سال کا آخری مہینہ ہے اور ہم نے اپنے وعدہ جات کے مطابق وصولی کر کے مرکز میں رپورٹ دینی ہے تا کہ خلیفة المسیح کے پاس ہماری رپورٹ پہنچے۔ جو احمدی بھی اس چندے میں شامل ہوتا ہے ان کو چندہ کی یہ رسید کاٹ کے دی جاتی ہے۔ اس پر ایک اور احمدی نے پوچھا کہ ہمارا چندہ کب لینا ہے؟ معلم نے کہا کہ مَیں نے ان کو بتایا کہ میرا خیال تھا کہ آپ کے حالات تنگ ہیں اور نئے نئے ابھی احمدی ہوئے ہیں۔ تربیت کی ضرورت ہے۔ اگلے سال سے آپ کو چندے میں شامل کیا جائے گا جس پر تمام نومبائعین نے کہا کہ اس سال پھر ہمارا نام خلیفة المسیح تک نہیں جائے گا؟ ایسا نہیں ہوسکتا۔ اس پر وہاں موجود تمام افراد نے جو کچھ ان کے پاس تھا ادا کر دیا۔ جب جانے لگا تو انہوں نے کہا کہ معلم صاحب۔ ہمارے اگلے سال کے وعدہ جات بھی ابھی لے کر جائیں جس پر انہوں نے نئے سال کے چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات بھی لکھوائے۔ تو نومبائعین میں بھی اللہ تعالیٰ اس طرح ایمان پیدا کر رہا ہے۔ اس طرح ان کو ایمان سے بھر رہا ہے۔

گیمبیا

کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ نارتھ بینک کی ایک جماعت دُوتا بالُو (Dutabulu) میں ایک احمدی دوست جالو (Jallow) صاحب ہیں۔ ان کے والد احمدی نہیں ہیں۔ وہ گاؤں کے چیف ہیں۔ بہت بوڑھے اور بیمار رہتے ہیں۔ اس لیے ان کی جگہ ان کے بیٹے گاؤں کے معاملات کی دیکھ بھال کرتے ہیں جو احمدی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک دن ایک اسلامی این جی او ان کے گاؤں آئی ان کے مطابق وہ مسلمانوں کی مدد صرف پندرہ ہزار ڈلاسی کی رقم سے کرتے تھے۔ کہتے ہیں انہوں نے مجھے فون کر کے کہا کہ ہم نے آپ کے بارے میں سنا ہے کہ آپ بہت شریف اور اچھے آدمی ہیں۔ ہم آپ کو اور آپ کے والد کو مدد کے طور پر تیس ہزار ڈلاسی دینا چاہتے ہیں لیکن مسئلہ صرف یہ ہے کہ آپ احمدی ہیں۔ اگر آپ جماعت چھوڑ دیں تو آپ کو یہ رقم مل جائے گی۔ اس پر جالو صاحب نے این جی او کو جواب دیا

مجھے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جماعت نے ہمیں سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کافی ہے

اور میں تو ہر سال جماعت کو پندرہ ہزار ڈلاسی سے زائد چندہ ادا کرتا ہوں۔ یہ سن کے وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اتنی بڑی رقم جماعت کو کیوں دیتے ہو جبکہ تم خود ایک غریب آدمی ہو۔ اس پر وہ احمدی کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں اور خوشنودی میں حاصل کر رہا ہوں اگر ان کا آپ کو علم ہو جائے تو آپ بھی امام مہدی علیہ السلام کی امت کا حصہ بن جائیں۔

تو یہ ایمانی حالت ہے جو اللہ تعالیٰ ان دور دراز رہنے والے لوگوں کے

دلوں میں پیدا فرما رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو ماننے کے بعد ایمان میں مضبوط سے مضبوط تر ہو رہے ہیں۔

کانگو کنشاسا

کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ جمعہ کے خطبہ کے دوران چندہ وقت جدید کے حوالے سے تحریک کی گئی۔ اسی روز ایک مخلص احمدی نورالدین صاحب جو کہ پولیس میں ملازم ہیں، انہوں نے ہمارے معلّم کو فون کر کے بلایا اور کہا کہ میں کچھ عرصہ سے کچھ رقم اپنی ایمرجنسی ضرورت کے لیے اکٹھی کر رہا تھا مگر آج خطبہ جمعہ میں مربی صاحب نے چندہ وقفِ جدید کی طرف جو توجہ دلائی ہے تو اس لیے یہ رقم چندہ میں رکھ لیں۔ اور چندہ وقفِ جدید میں دو لاکھ دس ہزار فرانک کی ادائیگی کی جو ان کے لحاظ سے بہت غیر معمولی قربانی تھی۔ تو یہ ہے محبت کرنے والے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مثال۔

میسیڈونیا

کے مبلغ لکھتے ہیں کہ احمدیوں کی اکثریت تو یہاں تقریباً بہت غریبوں پر ہی مشتمل ہے لیکن پھر بھی وہ مالی قربانیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ ایک احمدی دوست فیصل صاحب ہیں جنہوں نے 1995ء میں جرمنی میں بیعت کی تھی۔ مختلف ممالک میں رہتے رہے۔ بعد میں میسیڈونیا واپس آ گئے۔ شروع میں ان کا جماعت سے رابطہ بھی کم تھا پھر ان سے رابطہ ہوا۔ گذشتہ عیدالاضحی کے موقع پر ان کا مشن میں دو تین دن قیام رہا۔ اس دوران انہیں جماعت کے مالی نظام کے بارے میں بتایا گیا۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دیگر مالی قربانیوں، تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے بارے میں بتایا گیا۔ کہتے ہیں کہ دس بارہ دن کے بعد میں ان سے ملنے شہر گیا تو واپسی پر انہوں نے مجھے دس ہزار دینار کی رقم چندہ میں دی جو اس لحاظ سے معمولی رقم ہے کہ تقریباً تریسٹھ یورو بنتی ہے۔ یہ دوست بیروزگار ہیں۔ کافی عرصہ سے کام نہیں کر رہے۔ مَیں نے کہا آپ اپنے حالات جانتے ہیں آپ اپنے حالات کے مطابق کچھ اپنے لیے رکھ لیں اور فیملی پر خرچ کریں کیونکہ میسیڈونیا کے حالات کے لحاظ سے یہ کافی بڑی رقم تھی۔ انہوں نے اصرار کے ساتھ اور خوشی کے ساتھ یہ رقم اپنی اور اپنی فیملی کی طرف سے وقفِ جدید کے چندہ میں ادا کر دی کہ اللہ تعالیٰ ان کا انتظام کر دے گا۔

تو بہرحال یہ لوگ ہیں جو قربانیاں کرنے والے ہیں۔ مال کی ان کو ضرورت ہے لیکن جو اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے والے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خودبخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس

جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 323 نظارت نشرواشاعت قادیان 2019ء)

پس ہر قربانی کرنے والا احمدی اس بات کی سچائی پر گواہ ہے کہ مال اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ آپؑ نے جو کچھ فرمایا وہ حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کے معیار کو بھی ان کو بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے اور جو زیادہ بہتر حالات میں لوگ ہیں، جن کے معیار قربانی کے اعلیٰ نہیں ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو سمجھنے والے ہوں کہ جہاں آپؑ نے فرمایا کہ ’’مَیں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 324 نظارت نشرواشاعت قادیان 2019ء) وہ لوگ جو کنجوسی دکھاتے ہیں ان کو اس بارے میں غور کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے امراء کو بھی اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب اس کے بعد میں

گذشتہ سال کے چندہ وقفِ جدید کے اعداد و شمار

بیان کر دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کا پینسٹھواں سال 31/ دسمبر کو ختم ہوا اور نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا ہے اور جماعت نے 12.2 ملین سے زیادہ یعنی ایک کروڑ بائیس لاکھ اور پندرہ ہزار (1,22,15,000) پاؤنڈز کی قربانی پیش کی۔ باوجود دنیا کے معاشی حالات کے بہتر نہ ہونے کے گذشتہ سال سے یہ قربانی نو لاکھ اٹھائیس ہزار (9,28,000) پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمدللہ۔

برطانیہ اس سال بھی دنیا کی جماعتوں میں وصولی کے لحاظ سے پہلے نمبر پہ ہے

اور برطانیہ کے بعد پھر نمبر دو پہ کینیڈا۔ پھر جرمنی نمبر تین پہ چلا گیا ہے۔ پھر امریکہ ہے نمبر چار پہ۔ نمبر پانچ پہ بھارت ہے۔ پھر چھ پہ آسٹریلیا۔ پھر ساتویں نمبر پہ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر آٹھویں پہ انڈونیشیا ہے۔ نویں پہ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ دسویں پہ بیلجیم ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے

امریکہ نمبر ایک ہے۔ سوئٹزرلینڈ نمبر دو ہے۔ برطانیہ نمبر تین ہے۔ آسٹریلیا نمبر چار ہے اور کینیڈا نمبر پانچ ہے۔

افریقہ کی جماعتوں میں نمایاں وصولی کرنے والے

جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ گھانا ہے۔ نمبر دو پہ ماریشس ہے۔ نمبر تین پہ نائیجیریا ہے۔ نمبر چار برکینا فاسو۔ پانچ تنزانیہ۔ چھ لائبیریا۔ سات گیمبیا۔ آٹھ یوگنڈا۔ نو سیرالیون۔ دس بینن۔

شاملین کی تعداد

کے لحاظ سے اس سال مخلصین میں 61/ہزار کا اضافہ ہوا ہے مجموعی تعداد 15 لاکھ 6 ہزار ہو گئی اور شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے جن ممالک نے کام کیا ان میں یوگنڈا نمبر ایک پہ ہے۔ پھر گنی بساؤ۔ پھر کیمرون۔ پھر کانگو برازاویل۔ پھر نائیجر۔ کانگو کنشاسا اور پھر آخر میں بنگلہ دیش، یہ قابل ذکر ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی جو دس بڑی جماعتیں

ہیں ان میں فارنہم (Farnham) نمبر ایک۔ ووسٹر پارک (Worcester Park) نمبر دو۔ والسال (Walsall) تین۔ اسلام آباد چار۔ جلنگھم (Gillingham) پانچ۔ ساؤتھ چیم (South Cheam) چھ۔ آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot south) سات۔ بریڈفورڈ آٹھ۔ چیم نو۔ یول (Ewell) دس۔

اور

ریجنز

جو ہیں ان میں بیت الفتوح ریجن نمبر ایک پہ ہے۔ اسلام آباد نمبر دو پہ۔ مسجد فضل تین پہ۔ مڈلینڈز (Midlands) چار اور بیت الاحسان پانچ۔

دفتر اطفال کے لحاظ سے دس جماعتیں

جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ آلڈرشاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔ پھر اسلام آباد۔ پھر والسال (Walsall)۔ پھر فارنہم (Farnham)۔ پھر روہیمپٹن ویل (Roehampton Vale)۔ آلڈرشاٹ نارتھ۔ پھر مچم پارک (Mitcham Park)۔ بورڈن۔ ساؤتھ چیم۔ بیت الفتوح (Baitul Futuh)۔

چھوٹی جماعتوں میں وصولی کے لحاظ سے پانچ جماعتیں

ہیں سپن ویلی۔ کیتھلی۔ نارتھ ویلز (North Wales)۔ نارتھ ہیمپٹن اور سوانزی۔

کینیڈا کی امارتیں

جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ وان۔ پھر وینکوور (Vancouver)۔ پھر کیلگری (Calgary)۔

پھر پیس ولیج(Peace Village)۔ پھر ٹورانٹو۔ بریمپٹن ویسٹ(Brampton-West)۔

اور کینیڈا کی دس بڑی جماعتیں

جو ہیں۔ پہلے جو تھیں امارتیں تھیں۔ یہ جماعتیں ہیں۔ملٹن ویسٹ(Milton-West) نمبر ایک۔حدیقہ احمد نمبر دو۔ملٹن ایسٹ(Milton East) تین۔ونی پیگ(Winnipeg) چار۔سسکاٹون بیت الرحمت پانچ۔ڈرہم ویسٹ(Durham West) چھ۔آٹوا ویسٹ(Ottawa-West) سات۔ اِنس فِل(Innisfil) آٹھ۔ ریجائنا(Regina) نو اور ایبٹس فورڈ(Abbotsford) دس۔

اطفال میں

وان(Vaughan) نمبر ایک پہ۔ پھر پیس ولیج(Peace Village)۔ پھر ٹورانٹو ویسٹ(Toronto-West)۔ پھر کیلگری(Calgary)۔ بریمپٹن ایسٹ(Brampton-East)۔

دفتر اطفال کی پانچ نمایاں جماعتیں

جو ہیں، پہلے امارتیں تھیں اب جماعتیں ہیں۔ ایرڈری(Airdrie)۔سینٹ کیتھرینز(Saint Catharines)۔ حدیقہ احمد۔ اِنس فِل(Innisfil)۔ بریڈفورڈ ایسٹ(Bradford East)۔

جرمنی کی پانچ امارات

جو ہیں،نمبر ایک پہ ہیمبرگ(Hamburg)۔نمبر دو فرینکفرٹ(Frankfurt)۔نمبر تین ویزبادن(Wiesbaden)۔ پھر گروس گیراؤ(Gros Gerau) اور ریڈسٹڈ(Riedstadt)۔

اور دس جماعتیں

جو ہیں ان میں روڈرمارک(Rödermark)۔روڈگاؤ(Rodgau)۔پھر مائنز(Mainz)۔ حلقہ بیت الرشید۔ نوئس(Neuss)۔فلورس ہائم(Flörsheim)۔ نیڈا(Nidda)۔مہدی آباد۔ فریڈبرگ(Friedberg)۔ اور کوبلنز(Koblenz)۔

اطفال میں پانچ ریجنز

ہیسن مٹے(Hessen-Mitte)۔ ہیسن ساؤتھ ویسٹ(Hessen South West)۔ ہیمبرگ(Hamburg)۔ تاؤنس(Taunus) اور ویزبادن(Wiesbaden)۔

امریکہ کی دس جماعتیں

جو ہیں ان میں نمبر ایک پہ میری لینڈ(Maryland)۔ پھر نارتھ ورجینیا۔ پھر لاس اینجلس(Los Angeles)۔ پھر ڈیٹرائٹ(Detroit)۔ سیلیکون ویلی(Silicon Valley)۔ پھر بوسٹن(Boston)۔ پھر آسٹن(Aston)۔ پھر اوش کوش۔ پھر روچسٹر۔ پھر فینکس(Phoenix)۔

اطفال کی دس جماعتیں

جو ہیں ان میں ساؤتھ ورجینیا۔نارتھ ورجینیا۔میری لینڈ(Maryland)۔ سیٹل(Seattle)۔ اورلینڈو(Orlando)۔ آسٹن(Aston)۔ سیلیکون ویلی(Silicon Valley)۔ اوش کوش۔ پورٹ لینڈ۔ زائن(Zion)۔

پاکستان کی پہلی تین جماعتیں

پاکستان میں باوجود نامساعد معاشی حالات کے مقامی کرنسی میں انہوں نے اللہ کے فضل سے کافی اضافہ کیا ہے۔ پاؤنڈ کے مقابلے میں بھی ان کی کرنسی کی ویلیو بالکل ختم ہوگئی ہے اس کے باوجود ان کی اچھی آمد ہے۔ جماعتوں میں اول لاہور ہے۔ پھر ربوہ ہے۔ پھر سوم کراچی ہے اور

اضلاع میں

اسلام آباد نمبر ایک پہ ہے۔ پھر سیالکوٹ ہے۔ پھر فیصل آباد۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔سرگودھا۔ عمرکوٹ اور ملتان۔ میر پورخاص اور ڈیرہ غازی خان۔

اور

وصولی کے لحاظ سے دس جماعتیں

اسلام آباد شہر۔ ڈیفنس لاہور۔ ٹاؤن شپ لاہور۔ دارالذکر لاہور۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ راولپنڈی شہر۔عزیز آباد کراچی۔سمن آباد لاہور۔ مغل پورہ لاہور ہیں۔

دفتر اطفال میں جو تین بڑی جماعتیں ہیں

ان میں اول لاہور ہے۔ دوئم ربوہ۔سوئم کراچی۔

اضلاع کی پوزیشن دفتر اطفال میں

اسلام آباد نمبر ایک پہ۔ پھر سیالکوٹ۔ پھر فیصل آباد۔سرگودھا۔عمرکوٹ۔ میرپور خاص۔ نارووال۔ ننکانہ صاحب اور جہلم۔ پھر کوئٹہ۔

غیر معمولی مساعی کرنے والی چھوٹی جماعتیں

بھی ہیں یہ۔ چھوٹی تو نہیں ان میں بڑے شہر بھی شامل ہیں۔ گوجرانوالہ شہر ہے۔ گلشن جامی کراچی۔ صدر کراچی۔ راولپنڈی کینٹ۔ بیت الفضل فیصل آباد۔ کریم نگر فیصل آباد۔ سیالکوٹ شہر۔ پشاور۔ سرگودھا۔ اوکاڑہ۔

بھارت کے پہلے دس صوبہ جات

جو ہیں اس میں کیرالہ۔ تامل ناڈو۔ کرناٹکا۔ جموں کشمیر۔ تلنگانہ۔ اڑیشہ۔ پنجاب۔ ویسٹ بنگال۔ مہاراشٹرا۔ دہلی۔

پہلی دس جماعتیں

جو ہیں ان میں کوئمباٹور۔ پھر حیدرآباد۔ پھر قادیان۔ پھر کیرولائی۔ پھر پاٹھاپریام۔ پھر بنگلور۔ پھر مَیلے پلایام(Melepalayam)۔ پھر کلکتہ۔ پھر کالی کٹ۔ پھر کیرنگ۔

آسٹریلیا کی دس جماعتیں

جو ہیں ان میں پہلے نمبر پر کاسل ہل(Castle Hill)۔ پھر ملبرن لانگ وارن(Melbourne Langwarrin)۔ مارسڈن پارک(Marsden Park)۔ پھر لوگن ایسٹ(Logan East)۔ پھر میلبورن بیروک(Melbourne Berwick)۔ پینرتھ(Penrith)۔ پرتھ(Perth)۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ(Adelaide South)۔ ملبرن کلائیڈ۔ ایڈیلیڈ ویسٹ(Adelaide West)۔

بالغان میں ان کی جماعتیں جو

ہیں۔ وہ کاسل ہل(Castle Hill)۔ میلبورن لانگ وارن(Melbourne Langwarrin)۔ مارسڈن پارک(Marsden Park)۔ میلبورن بیروک(Melbourne Berwick)۔ لوگن ایسٹ(Logan East)۔ پینرتھ(Penrith)۔ پرتھ(Perth)۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ(Adelaide South)۔ ایڈیلیڈ ویسٹ(Adelaide West)۔ میلبورن کلائیڈ۔

اطفال میں

نمبر ایک پہ میلبورن لانگ وارن(Melbourne Langwarrin)۔ پھر لوگن ایسٹ(Logan East)۔ پھر پینرتھ(Penrith)۔ پھر پرتھ(Perth)۔ پھر کاسل ہل(Castle Hill)۔ پھر ملبرن کلائڈ(Melbourne Clyde)۔ پھر ایڈیلیڈ ساؤتھ(Adelaide South)۔ پھر ملبرن بیروک(Melbourne Berwick)۔ پھر ماؤنٹ ڈروئٹ(Mount Druitt)۔ پھر ملبرن ویسٹ(Melbourne West)۔

اللہ تعالیٰ سب شاملین کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 27/ جنوری 2023ء صفحہ 5 تا 11)

مترجم: مرزا عمران احسن۔ آسٹریلیا

ڈائری عابد خان سے ایک ورق

اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز

حالیہ دورۂ امریکہ کی ڈائری

امریکہ کے لیے تیاری

امریکہ کے دورہ سے ایک ہفتہ قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجھے اجازت دی کہ صیہون اور ڈیلس میں مدعو مہمانان کی ملاقات کے متعلق نوٹس بناؤں۔

حضور انور کے صیہون میں خطاب کی تیاری سے چند دن قبل حضور کی خدمت میں میں نے عرض کیا کہ ایک اخباری آرٹیکل میں میں نے شاہ چارلس کے متعلق پڑھا ہے کہ انہوں نے ماضی میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ انہیں ’’دین کا محافظ‘‘ کالقب زیادہ پسند ہے بجائے اس کے کہ یہ کہا جائے ’’حقیقی یا ہر دین کا محافظ‘‘ جو کہ تاریخی طور پر شاہ برطانیہ کا خطاب ہے۔ اس بات کا حوالہ ’’دا ٹائمز‘‘ کی شہ سرخی میں یوں درج تھا ’’سب مذاہب سے رواداری سے پیش آنا ایک خوش فہمی ہے۔‘‘

جب اس بات کو حضور کی خدمت اقدس میں رکھا تو آپ نے کچھ ارشاد نہیں فرمایا بلکہ اپنی میز پر ایک نوٹ پیڈ پر کچھ تحریر کرلیا۔

کچھ دیر کے بعد جب میں نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’آج میں غور کر رہا تھا کہ صیہون میں اپنے خطاب کے دوران کیا موضوع پیش کیا جائے، اور پھر تم نے یہ مضمون پیش کیا جس میں شاہ چارلس نے یہ کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ وہ تمام مذاہب کا محافظ شمار کیا جائے۔ میرے خیال میں یہ نکتہ میرے مضمون کا موضوع ہونا چاہئے۔‘‘

مجھے علم نہیں تھا کہ حضور انور کے ذہن میں دراصل کیا تفصیل ہے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود مزید وضاحت فرمائی:

’’میں یہ نکتہ بیان کروں گا کہ شاہ چارلس کی نیت اور جذبات بہت اچھے اور قابل تحسین ہیں لیکن لوگ پہلے سے کہہ رہے ہیں کہ ایک مسیحی بادشاہ کے لیے یہ مشکل ہوگا کہ وہ تمام لوگوں میں یک جہتی پیدا کرے اور ہر مذہب کا محافظ بن سکے۔ جبکہ اس کے مقابل پر اسلام کی تعلیمات آفاقی ہیں جس میں قرآنی تعلیم یہ ہے کہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ تمام مذاہب کی حفاظت کرے اور ان کا محافظ ہو۔‘‘

حضور انور نے مزید فرمایا: ’’میں سورۃ الحج کی آیات 40-41 کا حوالہ دوں گا جس میں قرآن کریم کہتا ہے کہ اگر مسلمان آنحضور ﷺ کے زمانہ میں زیادتی کرنے والوں کے خلاف جنگ نہ کرتے تو راہب خانے منہدم کر دیے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی محفوظ نہ رہتے۔ مسلمانوں کے لیے دیگر مذاہب کے حقوق کی حفاظت کوئی رسمی ہم آہنگی کی بات نہیں بلکہ ایک مذہبی فریضہ ہے۔‘‘

ایسے مواقع نہایت ازدیاد ایمان کا باعث ہوتے ہیں جہاں ہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایسے مضامین لکھتے ہوئے مشاہدہ کرتے ہیں۔ جب حضور اقدس نے اپنے موضوع کے متعلق دریافت فرمایا اور مجھ سے پوچھا ’’تمہارے خیال میں کیا یہ کافی ہوگا؟‘‘

حضور انور کا یہ عجز غیر معمولی ہے اور میری کیا حیثیت ہے کہ کچھ بھی مشورہ دوں، لیکن چونکہ ارشاد ہوا تو میں نے عرض کی ’’یقیناً میری دانست میں یہ آپ کے خطاب کے لیے بہت موزوں ہوگا۔‘‘

میں نے مزید عرض کیا کہ شاید مقامی ممبران جماعت احمدیہ امریکہ آپ کی جانب سے الیگزینڈر ڈوئی سے متعلق مباہلہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کا تذکرہ بھی سننا چاہیں گے۔

اس پر آپ نے فرمایا: ’’میں اپنے جمعہ کے خطبہ میں، جبکہ میں ممبران جماعت سے مخاطب ہوں گا، ڈوئی سے متعلق بات پیش کروں گا کہ کیسے یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم نشان کے طور پر ظاہر ہوا۔ البتہ مہمانان کی دعوت کے دوران یہ اہم ہے کہ ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے اور ہمیں یہ زور نہیں دینا چاہیے کہ عیسائیت کے مقابل پر یہ اسلام کی فتح عظیم تھی کیونکہ یہ مہمانوں کے جذبات کو مجروح کرسکتی ہے۔ احتیاط اور دانشمندی سے بات کرنا کوئی دروغ گوئی نہیں بلکہ یہ قرآن کی تعلیم ہے کہ ’’لوگوں کو خدا کی طرف حکمت اور احسن قول سے بلاؤ۔‘‘

حضور انور نے مزید ارشاد فرمایا: ’’لہٰذا اپنے خطاب کے دوران بجائے اس بات کے کہنے سے کہ یہ اسلام کی فتح عظیم تھی میں یہ بیان کروں گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کن دلائل کے ساتھ ڈوئی کو متوجہ کیا اور جب اس نے اسلام اور آنحضور ﷺ کی مخالفت میں اپنے حملوں سے تمام حدود پار کر لیں تو تب آپ علیہ السلام نے اسے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ میں اس کا بھی ذکر کروں گا جہاں ڈوئی نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان جنگ کا کہا ہے جبکہ اس کے مقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہتھیار دعا تھی۔ یہ آج بھی ہمارا ہتھیار ہے اور ہمیشہ رہے گی۔‘‘

اس کے بعد اگلے چند روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صیہون اور ڈیلس میں خطابات کے نوٹس لکھوائے۔ جنہیں میں نے سفر سے چند روز قبل پرنٹ کرکے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اس سے پیشتر میں نے حضور انور سے اجازت لی کہ اگر ڈیلس کے خطاب کے نوٹس امریکہ سفر کے دوران حضور کی خدمت میں پیش کر دوں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ مزاح ارشاد فرمایا: ’’تم اس میں دیر کیوں کرنا چاہتے ہو؟ اگر اپنے سوٹ کیس کی پیکنگ کی فکر ہے تو ابھی دو گھنٹے میں تیار کردو۔ تاکہ جانے سے پہلے دے دو۔‘‘

گو میں نے سوچ رکھا تھا کہ بعد میں پیش کروں گا لیکن حضور کا یہ حکم ایک برکت کا باعث بنا۔ میں یہ کام سفر سے پہلے مکمل کرنے میں کامیاب ہوگیا اور سفر کے دوران اس کے متعلق فکر اور اندیشوں سے بھی بچ گیا۔ حضور میری پیکنگ کے متعلق بھی صحیح فرما رہے تھے۔ چونکہ میں نے کافی عرصہ سے سفر نہیں کیا تھا اور میرا خیال تھا کہ اس تیاری میں بہت وقت درکار ہوگا لیکن میں یہ کام دو گھنٹے میں ہی کرنے میں کامیاب ہوگیا۔

اللہ کی حفاظت کے لیے دعا

سفر سے ایک روز قبل اتوار کی سہ پہر 25/ ستمبر کو ملاقات کے لیے میں حضور انور کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضور اپنے مقررہ وقت پر دفتر تشریف لائے اور حضور کی آمد پر میں نے عرض کیا:

’’حضور! میرا خیال تھا کہ آج آپ دیر سے تشریف لائیں گے چونکہ آپ کو سفر کے لیے تیاری کرنا ہوگی اور اپنا سامان بھی تیار کرنا ہوگا۔‘‘

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا: ’’مجھے کچھ زیادہ تیار نہیں کرنا ہوتا، چند شلوار قمیض اور اچکنیں رکھ لیتا ہوں اور یہ سب میری بیگم صاحبہ تیار کر دیتی ہیں۔‘‘

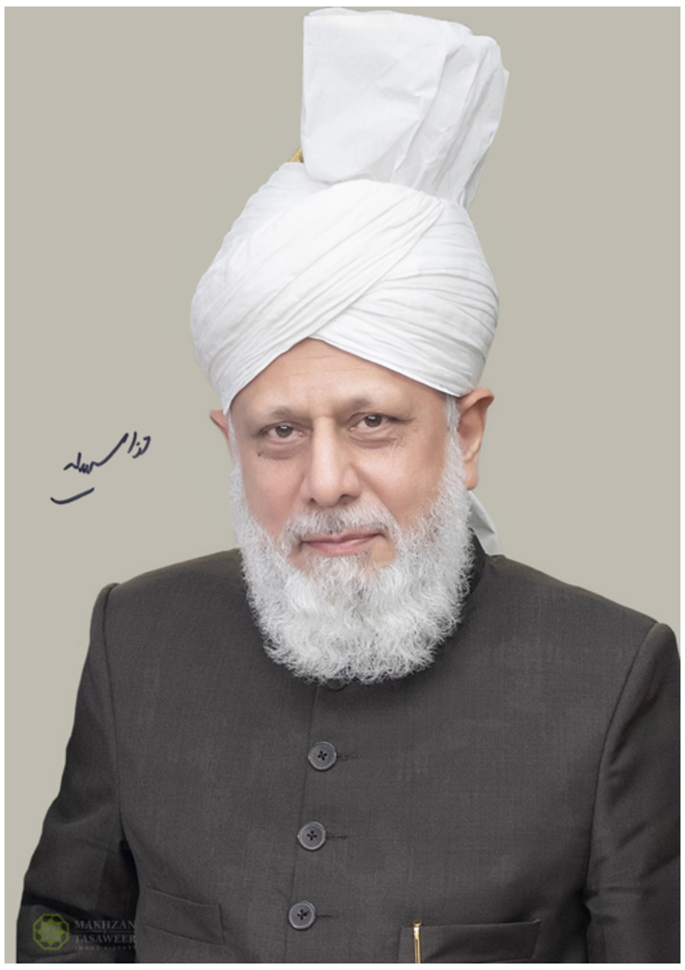

اس ملاقات کے دوران آپ خوش اور مطمئن نظر آئے۔ اس دورہ کے لیے سیکیورٹی اور بعض دیگر امور پر کچھ خدشات تھے لیکن آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بالکل بھی پریشان نظر نہ آئے۔

کچھ روز قبل ایک دوست نے مجھ سے آنحضور ﷺ کی سنت کے متعلق تبادلہ خیال کیا کہ جب آنحضرتؐ سفر کے متعلق ارادہ باندھ لیتے تو تیاری کرتے اور ہتھیار بند ہو جاتے، صحابہ رضوان اللہ عنہم بتاتے تھے پھر آپ اپنا ارادہ نہ بدلتے اور خدا تعالیٰ پر مکمل توکل کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مطمئن چہرہ دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ گو پہلے چند لوگ خدشات کا اظہار کر رہے تھے کہ شاید سفر کے لیے یہ موقع ٹھیک نہ ہو لیکن جب آپ نے فیصلہ کیا تو پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ کرلیا اور آپ کے چہرے سے اطمینان اور سفر کے لیے جوش عیاں تھا۔

جب میری ملاقات ختم ہونے کو آئی تو آخر میں حضور اقدس نے مجھے بتایا کہ شکاگو اور صیہون کا موسم جہاں شروع میں ٹھہریں گے برطانیہ کے موسم سے ملتا جلتا ہے۔

میں نے عرض کیا کہ شکاگو امریکہ میں اپنی ہواؤں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: ’’میں امید کرتا ہوں کہ فلائٹ کے دوران ایسی ہنگامہ خیز ہوائیں نہیں چلیں گی۔‘‘

میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے مربی فرحان احمد صاحب MTA کے لیے چند روز پہلے امریکہ گئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ ان کی فلائٹ کے دوران شدید ہوائیں چل رہی تھیں جس سے فلائٹ متاثر ہوئی۔

میں نے مزید عرض کیا حضور! عموماً جب میں سفر پر ہوں اور فلائٹ کے دوران ایسی ہنگامہ خیز ہوائیں چلیں تو مجھے بہت تشویش ہوتی ہے لیکن جب آپ کے ساتھ سفر پر ہوں تو تشویش نہیں ہوتی اور سوچتا ہوں کہ ان شاءاللہ سب ٹھیک رہے گا۔

اس پر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیا ’’چاہے کوئی بھی ہو اور کسی کے ساتھ سفر کر رہے ہو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے حفاظت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔‘‘

چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو

کابل سے مہدی آباد تک

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

بے شک صاحبزادہ سید عبد اللطیف شہیدؓ نے وہ نمونہ دکھایا جو رہتی دنیا تک شہدائے احمدیت کے سروں کا تاج رہے گا۔ اس جوانمرد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے براہ راست اکتساب نور کیا۔ قادیان دارالامان میں آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملا۔ آپ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف پایا۔ افغانستان واپسی پر صبر و رضا، ہمت و جوانمردی، شجاعت و دلیری، قوت ایمانی کا عظیم الشان نمونہ دکھایا کہ جس کی مثال ملنا محال ہے۔حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے آپ کی تعریف و توصیف میں یہ گواہی دے کر آپ کو اہل ایمان کی صفوں میں سب سے آگے کھڑا فرمادیا ہے:

''اُس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر مَیں اُس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو مَیں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

صاحبزادہ صاحب نے جس انداز سے تاج شہادت اپنے سر پر سجایا وہ آپ ہی کی شان تھا اس پر سید الشہداء کا خطاب ملنا بھی آپ ہی کو جچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جماعت کے لئے ایک نمونہ قرار پائے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اے عبد اللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

''خدا سب کو وہ ایمان سکھادے اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا ہے۔۔۔ اس سلسلہ میں بہت داخل ہونگے مگر افسوس کہ تھوڑے ہیں کہ یہ نمونہ دکھائیں گے۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 58)

روحانیت کا نیا پودہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کی شہادت سے نیک تفاؤل لیتے ہوئے فرمایا کہ اس قربانی کو دیکھ کر اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے جس سے نئے روحانی پودوں کی آبیاری ممکن ہوگی۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمدعبد اللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے۔ اس سے خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 75-76)

11/ جنوری 2023ء کو مہدی آباد برکینا فاسو میں صحرائے اعظم کے مکین صبر و استقامت اور جرأت ایمانی کا وہ معیار قائم کر گئے ہیں جو بلندیوں میں آسمانوں کو چھو رہا ہے۔حضرت خبیب بن عدیؓ جیسی دلیری اور حضرت شہزادہ عبد اللطیفؓ جیسی استقامت کے اجتماع کا اظہار ہوا ہے۔ ان جاں نثاروں کو معلوم تھا کہ جان بخشی کے لئے مطالبہ صرف ایک حرفِ انکار ہی تو ہے۔ لیکن غیرت ایمانی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ ایسا اظہار ممکن نہ ہوا۔ دشمن مات کھا گیا۔ وہ باوجود طاقت ور ہونے کے ہار گیا۔ اسلحہ ہاتھ میں رکھتے ہوئے بھی نہتے مومنین سے شکست کھا گیا۔ یہ بادیہ نشین ایمان کی وادیوں کے ایسے شہسوار ثابت ہوئے کہ ان کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے لفظ چھوٹے پڑ گئے ہیں۔ ارض بلال پر وہ کرامت ظاہر ہوئی ہے جو اپنی مثال آپ ہے اور جس کے اثمار صدیوں تک محسوس کئے جائیں گے۔ مہدی آباد کے تماشق باشندوں کی جرأت کو سلام۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام ''تذکرۃ الشہادتین'' میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ پس ہم گواہ ہیں کہ آج افریقہ کے رہنے والوں نے اس کا نمونہ دکھا دیا اور قائمقامی کا حق ادا کر دیا۔''

(خطبہ جمعہ 20/ جنوری 2023ء)

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہیدؓ کی نسبت لکھا ہے:

''مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا نمونہ دیکھ لو کہ کس صبر اور استقلال سے انہوں نے جان دی ہے۔ ایک شخص کو بار بار جان جانے کا خوف دلایا جاتا ہے اور اس سے بچنے کی امید دلائی جاتی ہے کہ اگر تو

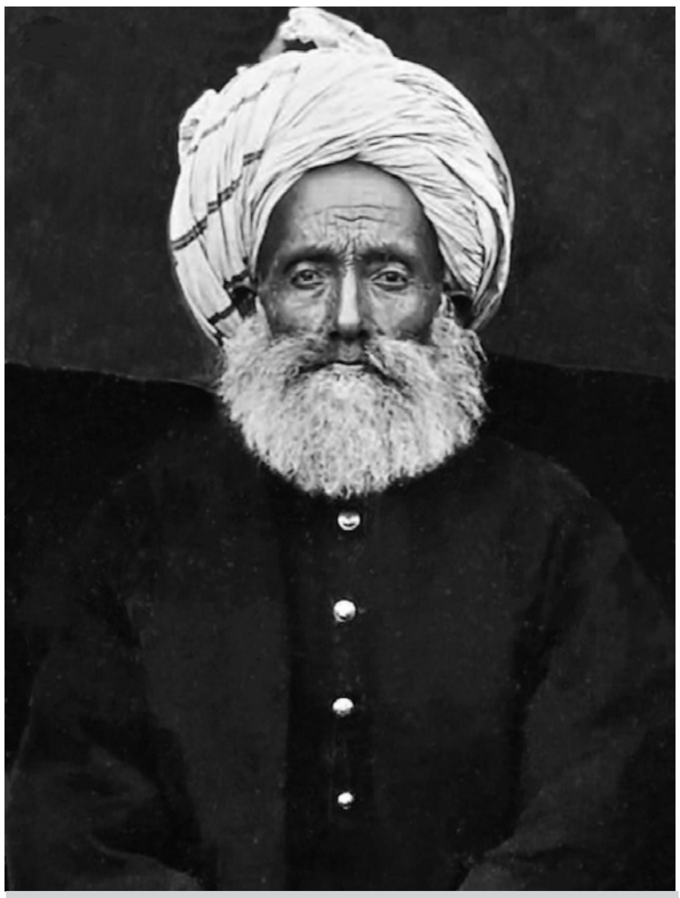

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ

اپنے اعتقاد سے بظاہر توبہ کر دے تو تیری جان نہ لی جاوے گی مگر انہوں نے موت کو قبول کیا اور حق سے روگردانی پسند نہ کی۔ اب دیکھو اور سوچو کہ اسے کیا کیا تسلی اور اطمینان خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہوگا کہ وہ اس طرح پر دنیا ومافیہا پر دیدہ دانستہ لات مارتا ہے اور موت کو اختیار کرتا ہے۔ اگر وہ ذرا بھی توبہ کرتے تو خدا جانے کیا کچھ اس کی عزت کرنی تھی۔ مگر انہوں نے خدا کے لئے تمام عزتوں کو خاک میں ملایا اور جان دینی قبول کی۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ آخر دم تک اور سنگساری کے آخری لحہ تک ان کو مہلت توبہ کی دی جاتی ہے اور وہ خوب جانتے تھے کہ میرے بیوی بچے ہیں، لاکھ ہا روپے کی جائیداد ہے، دوست یار بھی ہیں۔ ان تمام نظاروں کو پیش چشم رکھ کر اس آخری موت کی گھڑی میں بھی جان کی پروانہ کی۔

آخر ایک سرور اور لذت کی ہوا ان کے دل پر چلتی تھی جس کے سامنے یہ تمام فراق کے نظارے ہیچ تھے۔ اگر ان کو جبراً قتل کر دیا جاتا اور جان کے بچانے کا موقعہ نہ دیا جاتا تو اور بات تھی۔۔۔ مگر ان کو بار بار موقعہ دیا گیا باوجود اس مہلت ملنے کے پھر موت اختیار کرنی بڑے ایمان کو چاہتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 196)

سر قلم کر دیں لیکن انکار ممکن نہیں

امام الحاج ابراہیم بی دیگا صاحب کے الفاظ کی بازگشت رہتی دنیا تک سنائی دے گی **''میرا سر قلم کرنا ہے تو کر دیں لیکن میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ جس صداقت کو میں نے پا لیا ہے اس سے پیچھے ہٹنا ممکن نہیں۔''**

جس راہ حق پر چل کر امام ابراہیم بی دیگا صاحب قربان ہو گئے اسی راہ پر آپ کے بعد ایک ایک شہید چلتا رہا۔ رضائے یار میں سر پیش کرتے چلے گئے۔ گولیاں ٹھنڈی ہوتی رہیں لیکن انکار کے الفاظ ادا نہ کئے۔ دشمن حیران اور ششدر کہ کن دیوانوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ پر اسے کیا معلوم

کہ حلاوت ایمانی کیا ہوتی ہے۔ ہر ایک کو موت کا خوف دلایا جاتا ہے۔ ایک ایک کو جان بچانے کا موقع دیا جاتا ہے کہ اگر اپنے عقائد سے توبہ کر لے تو جان بخش دی جائے گی۔ لیکن ان جری سپوتوں نے بزدلوں کی طرح جینا پسند نہ کیا بلکہ بہادروں کی طرح مقتل میں کھڑے رہے۔ حق کے ازلی دشمنوں سے زندگی کی بھیک لینا گوارہ نہ کیا۔ وہ نمونہ جو حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہیدؓ نے دکھایا تھا وہ آج دور دراز کے صحرائی باشندوں نے زندہ کر دکھایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’برکینا فاسو میں عشق و وفا، ایمان و یقین سے پُر جو نمونہ افریقن احمدیوں نے دکھایا وہ بے مثال ہے۔۔۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کی قربانی کے بعد دنیائے احمدیت میں قربانیوں کی ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20؍ جنوری 2023ء)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی روح کو کامل یقین کے ساتھ پیغام

سال 1999ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں سید الشہداء صاحبزادہ عبد اللطیف شہیدؓ کا ذکر خیر کر کے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی روح کو کامل یقین کے ساتھ ایک پیغام دیا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

’’جماعت کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی روح کو میں کامل یقین سے یہ پیغام دے سکتا ہوں۔ اے ہمارے آقا! تیرے بعد تیری جماعت انہی رستوں پر چلی ہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ چلتی رہے گی جو رستے صاحبزادہ عبد اللطیف شہید نے ہمارے لئے بنائے تھے گو ان سے نسبت کوئی نہیں مگر غلامانہ ہم انہی راہوں پر چل رہے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 23؍ اپریل 1999ء)

برکات بعد میں ظاہر ہوں گی

حضرت مولوی صاحب کی شہادت کے بعد آنے والی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’اس تمام وحی الٰہی میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ وَمَآرَأَيْنَاأَظْلَمَاأَغْيَظَ مِنْ هٰذَا۔ لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہوں گے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 69-74)

مہدی آبادمی ہونے والے سانحہ پر آج ہر دل مغموم ہے۔ افریقہ کی سرزمین پر جماعت احمدیہ نے ایسی قربانی اور ایسی تکلیف دہ صورت حال کا سامنا اس سے پہلے نہیں کیا۔ ہم افریقہ اور برکینا فاسو کو سامنے رکھ کر کہہ سکتے ہیں وَمَآرَأَيْنَاأَظْلَمَاأَغْيَظَ مِنْ هٰذَا۔ لیکن قدرتوں کے مالک خدا سے امید رکھتے ہیں کہ یقیناً مہدی آباد کے شہیدوں کا لہو بھی رنگ لائے گا اور سرزمین برکینا فاسو خدا تعالیٰ کی توحید کے نور سے چمک اٹھے گی۔ ان قربانیوں کے اثمار سے آئندہ آنے والی کئی نسلیں مستفید ہوں گی۔ ان شاء اللہ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اس خون کی بے شمار برکات ظاہر ہوتی چلی جائیں۔

سانحہ کابل اور سانحہ مہدی آباد میں بعض مشابہتیں

سانحہ کابل اور سانحہ مہدی آباد پر اگر غور کیا جائے تو اس میں کئی مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس میں کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں سرزمین افریقہ کو ان شہادتوں کے کون کون سے ثمرات عطا ہونے والے ہیں اور دشمنان حق کے لئے کس طرح یہ واقعہ روسیاہی کا باعث بننے والا ہے۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

سانحہ کابل	سانحہ مہدی آباد
1- زبان حضرت صاحبزادہ صاحب عربی، فارسی، پشتو اور اردو زبان جانتے تھے۔	آپ بھی چار زبانیں عربی، تماشق، فل فل دے اور فرنچ زبان جانتے تھے۔
2- قابلیت ’’وہ امیر کابل کی نظر میں ایک برگزیدہ عالم اور تمام علماء کے سردار سمجھے جاتے تھے۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)	’’قبول احمدیت سے قبل امام ابراہیم بی دیگا صاحب کئی دیہات کے چیف امام تھے۔ اس زون کے دیگر علماء آپ کے پاس آ کر بیٹھنے اور اکتساب علم کرنے کو اپنی شان سمجھتے تھے چنانچہ ہر سال کم از کم ایک دفعہ علاقے بھر کے علماء معلمین اور ائمہ آپ کے پاس آ کر قیام کرتے اور فیض پاتے۔ یہ تعداد پانچ سو تک بھی چلی جاتی اور قیام ایک ہفتہ تک ہوتا۔ کہا جا سکتا ہے کہ علاقے کے علماء اور ائمہ کی سالانہ میٹنگ آپ کے پاس ہوا کرتی تھی۔‘‘ (خطبہ جمعہ 20؍ جنوری 2023ء)
3- تلاش حق حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاحبزادہ صاحب کا بیان تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’ایسا ہی میں دیکھ رہا تھا کہ اسلام ایک مردہ کی حالت میں ہو رہا ہے اور اب وہ وقت آ گیا ہے کہ پردۂ غیب سے کوئی منجانب اللہ مجدّدِ دین پیدا ہو۔ بلکہ میں روز بروز اس اضطراب میں تھا کہ وقت تنگ ہوتا جاتا ہے۔ انہی دنوں میں یہ آواز میرے کانوں تک پہنچی کہ ایک شخص نے قادیان ملک پنجاب میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10-11)	امام الحاج ابراہیم بی دیگا صاحب کے شاگرد بیان کرتے ہیں: قبول احمدیت سے قبل امام صاحب اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ ابھی صداقت ظاہر نہیں ہوئی۔ کیونکہ حق اور صداقت کو ماننے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔ جس طرح سینکڑوں کی تعداد میں یہ آئمہ میرے پاس آ کر بیٹھتے اور بظاہر ایک دوسرے کو مسلمان خیال کرتے ہیں لیکن جب صداقت ظاہر ہوگی ماننے والے تھوڑے ہوں گے۔ یہ لوگ میرے پاس سے بھی اٹھ کر چلے جائیں گے۔

4۔ امامِ وقت سے ملاقات اور وفورِ محبت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’وہ اجازت حاصل کر کے قادیان میں پہنچے اور جب مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ان کو اپنی پیروی اور اپنے دعویٰ کی تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا ہی میں نے ان کو اپنی محبت سے بھرا ہوا پایا اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

مکرم ناصر سدھو صاحب بیان کرتے ہیں:

جب امام ابراہیم بی دیگا صاحب 2000ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد باہر نکلے تو کہنے لگے کہ آنحضرت ﷺ کے نور کے متعلق تو ہم سُنتے اور پڑھتے تھے مگر کبھی دیکھا نہیں تھا۔ آج اس کے غلام ابن غلام میں اُس نور کو دیکھا ہے اور روحانی لذت محسوس ہوئی ہے۔

آپ کو 2004ء میں برکینا فاسو میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات عطا ہوا۔ اسی طرح 2008ء میں گھانا میں خلافت جوبلی کے جلسہ میں شرکت کی اور حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔

جب 2004ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو پھر وہی بات کہی جو خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کے بعد کہی تھی دیکھو یہ وہی نور ہے اور لذت بھی وہی مگر میں سیر نہ ہوسکا۔ حضور انور سے مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھوں کو اپنے جسم پر ملتے کبھی اپنے بچوں کے جسموں پر ملتے رہے۔

5۔ آخری وقت تک تبلیغ

حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف شہیدؓ آخری وقت تک اپنے قاتلوں کو دلائل سے قائل کرتے رہے۔ آپ کے ساتھ علما کا ایک مباحثہ بھی منعقد ہوا۔ یہ مباحثہ جامع مسجد واقعہ بازار کتب فروشی کے مدرسہ سلطانیہ کے احاطے میں طے پایا تھا۔

امام ابراہیم بی دیگا اور آپ کے ساتھی بھی آخری وقت تک دلائل کے ساتھ اپنے قاتلوں کو قائل کرتے رہے اور یہ بحث و مباحثہ مسجد میں ہوا۔

6۔ حقائق ومعارف کا دودھ

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’بکری کی صفتوں میں سے ایک دودھ دینا ہے اور ایک اس کا گوشت ہے جو کھایا جاتا ہے۔ یہ دونوں بکری کی صفتیں مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کی شہادت سے پوری ہوئیں کیونکہ مولوی صاحب موصوف نے مباحثہ کے وقت انواع اقسام کے معارف اور حقائق بیان کر کے مخالفوں کو دودھ دیا۔ گو بدقسمت مخالفوں نے وہ دودھ نہ پیا اور پھینک دیا اور پھر شہید مرحوم نے اپنی جان کی قربانی سے اپنا گوشت دیا اور خون بہایا تا مخالف اس گوشت کو کھاویں اور اس خون کو پیویں یعنی محبت کے رنگ میں اور اس طرح اس پاک قربانی سے فائدہ اٹھاویں اور سوچ لیں کہ جس مذہب اور جس عقیدہ پر وہ قائم ہیں اور جس پر ان کے باپ دادے مرگئے کیا ایسی قربانی کبھی انہوں نے کی؟ کیا ایسا صدق اور اخلاص کبھی کسی نے دکھلایا؟ کیا ممکن ہے کہ جب تک انسان یقین سے بھر کر خدا کو نہ دیکھے وہ ایسی قربانی دے سکے؟ بے شک ایسا خون اور ایسا گوشت ہمیشہ حق کے طالبوں کو اپنی طرف دعوت کرتا رہے گا جب تک کہ وہ دنیا ختم ہو جاوے۔‘‘

احمدیہ مسجد مہدی آباد میں دہشت گردوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کے عقائد پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ امام بی دیگا صاحب حقائق ومعارف بیان کرتے رہے۔ لیکن بدقسمتی سے انہوں نے حقائق کا وہ دودھ نہ پیا اور پھینک دیا۔ پھر ان شہداء نے اپنی جانوں کی قربانی سے اپنا گوشت دیا اور خون بہایا۔

7۔ حق سے انکار ممکن نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’امیر صاحب جب اپنے اجلاس میں آئے تو اجلاس میں بیٹھتے ہی پہلے اخوندزادہ صاحب مرحوم کو بلایا اور کہا کہ آپ پر کفر کا فتویٰ لگ گیا ہے۔ اب کہو کہ کیا توبہ کرو گے یا سزا پاؤ گے تو انہوں نے صاف لفظوں میں انکار کیا اور کہا کہ میں حق سے توبہ نہیں کرسکتا۔ کیا میں جان کے خوف سے باطل کو مان لوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ تب امیر نے دوبارہ توبہ کے لئے کہا اور توبہ کی حالت میں بہت امید دی اور وعدہ معافی دیا۔ مگر شہید موصوف نے بڑے زور سے انکار کیا اور کہا کہ مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں سچائی سے توبہ کروں۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 56-57)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’مسجد کے صحن میں کھڑا کر کے امام ابراہیم بی دیگا صاحب سے کہا کہ اگر وہ احمدیت سے انکار کر دیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ میرا سر قلم کرنا ہے تو کر دیں لیکن میں احمدیت نہیں چھوڑ سکتا۔ جس صداقت کو میں نے پا لیا ہے اس سے پیچھے ہٹنا ممکن نہیں۔ ایمان کے مقابلے میں جان کی حیثیت کیا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20؍ جنوری 2023ء)

8۔ وقت شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا مگر انہوں نے اف تک نہ کی، ایک چیخ تک نہ ماری۔‘‘

(الحکم 6؍ مارچ 1908ء ملفوظات جلد 10 صفحہ 140)

مہدی آباد میں دہشت گردوں کے مسجد میں آنے سے لے کر تمام افراد کو شہید کر کے جانے تک گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ کا وقت بنتا ہے۔ اس سارے عرصہ میں وقت شہادت تک ان شہداء نے اف کی، نہ واویلا کیا، نہ شور شرابہ کیا، نہ چیخ ماری۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’دہشت گردوں نے مسجد میں ڈیڑھ گھنٹہ گزار کر اس قدر خوف کی فضاء پیدا کی تھی کہ جس مقام پر شہادتیں ہوئیں شہداء کی لاشیں رات بھر اسی جگہ پڑی رہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20؍ جنوری 2023ء)

9۔ نعشِ مبارک مقامِ شہادت پر پڑی رہی

’’میاں احمد نور جو حضرت صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کے خاص شاگرد ہیں۔ 8؍ نومبر 1903ء کو مع عیال خوست سے قادیان پہنچے ان کا بیان ہے کہ مولوی صاحب کی لاش برابر چالیس دن تک ان پتھروں میں پڑی رہی جن میں سنگسار کئے گئے تھے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 126)

شہداء مہدی آباد کی لاشیں وقت شہادت سے لے کر صبح نو بجے تک کم از کم بارہ تیرہ گھنٹے مقام شہادت پر پڑی رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’جس مقام پر شہادتیں ہوئیں شہداء کی لاشیں رات بھر اسی جگہ پڑی رہیں کیونکہ خدشہ تھا کہ دہشت گرد گاؤں سے باہر نہیں گئے اور اگر کوئی لاش اٹھانے گیا تو اسے بھی مار دیا جائے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20؍ جنوری 2023ء)

ہے شانِ لطیفی بھی تم میں اور شانِ بلالی بھی تم میں

افریقہ کا نور ہو تم اور افریقہ کی شان ہو تم
اے میرے پیارو سچ ہے یہ سب احمدیوں کی جان ہو تم

ہے شانِ لطیفی بھی تم میں اور شانِ بلالی بھی تم میں
اصحابِ بدر کی روح بھی ہے اک شان نرالی ہے تم میں

تم موت کے بعد بھی زندہ ہو تم زندہ اور تابندہ ہو
کیا دشمن کو موت نہ آئے گی وہ بے شک اب شرمندہ ہو

دنیا میں نور یہ پھیلے گا ظلمت زائل ہو جائے گی
اور حق کے طالب آئیں گے دنیا قائل ہو جائے گی

ہے تم کو غم پر شمسؔ سنو بے کار یہ خون نہ جائے گا
دشمن بھی بیعت کر لیں گے آخر وہ دن بھی آئے گا

ڈاکٹر محمد جلال شمسؔ۔ یوکے

برکینا فاسو کے شہداء کو خراجِ عقیدت

عزمِ وفا کو دہرایا — شیروں اور دلیروں نے
ایمانوں کو گرمایا — شیروں اور دلیروں نے
حق کا نعرہ لگوایا — شیروں اور دلیروں نے
عشق کا پرچم لہرایا — شیروں اور دلیروں نے
جوشِ جنوں کو سلگایا — شیروں اور دلیروں نے
غیرتِ دیں کو بھڑکایا — شیروں اور دلیروں نے
سینہ چھلنی کروایا — شیروں اور دلیروں نے
پاک لہو کو چھلکایا — شیروں اور دلیروں نے
رنگِ تقویٰ دکھلایا — شیروں اور دلیروں نے
خود کو خوں سے نہلایا — شیروں اور دلیروں نے
گلشنِ احمد مہکایا — شیروں اور دلیروں نے
رِزق خدا سے ہے کھایا — شیروں اور دلیروں نے
خلد کا رستہ بتلایا — شیروں اور دلیروں نے
ہم انصار ہیں، جتلایا — شیروں اور دلیروں نے
اوڑھا رحمت کا سایہ — شیروں اور دلیروں نے

ڈاکٹر فرید احمد

دعا کا تحفہ
نو بیاہتا جوڑے کی دُعا

حضرت عمروؓ بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم شادی کرو یا خادم وغیرہ رکھو تو یہ دُعا کرلیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡاَلُکَ خَیۡرَھَا وَخَیۡرَ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلۡتَھَا عَلَیۡہِ

(ابوداؤد کتاب النکاح)

ترجمہ: اے اللہ! مَیں تجھ سے اِس کی خیر و بھلائی کا طالب ہوں۔ ہر اُس خیر کا بھی جو تو نے اُس کی فطرت میں رکھی ہے۔ اور مَیں اُس کے شرّ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اُس شرّ سے بھی جو اُس کی فطرت میں مخفی ہے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 124)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

حافظ سید طیب احمد۔ مبلغ سلسلہ برکینا فاسو

تماشق قبیلہ میں احمدیت کا نفوذ

تماشق قبیلہ کا تعارف

تماشق قبیلے کا تعلق شمالی افریقہ کے ممالک مراکش وغیرہ سے ہے اور اس قوم کی نسل طارق بن زیاد فاتح اسپین سے ملتی ہے۔ یہ قوم تماشق کے نام سے افریقہ کے مختلف ممالک جیسے مالی، الجیریا، نائیجر اور برکینا فاسو میں پائی جاتی ہے۔ اس قبیلہ کی زبان کو بھی تماشق کہا جاتا ہے۔ اس قوم کی خاصیتوں میں انتہائی درجہ کی وفاداری اور جفاکشی کے ساتھ ساتھ علمی فنون، فلسفہ و مذہب سے گہرا تعلق شامل ہے۔

تماشق قوم دراصل تواریگ (Touareg) قبیلہ کی تین بڑی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے جو صحرائی علاقہ جات میں بسنے والی خانہ بدوش قوم ہے۔ تواریگ کی زبان سات بڑے حصوں میں تقسیم ہے جسے بربری زبان کہا جاتا ہے۔ تواریگ قبیلہ کے لوگ زیادہ تر مراکش، لیبیا، الجیریا، نائیجر، مالی، برکینا فاسو اور نائیجیریا میں موجود ہیں۔

مالی میں تماشق قوم زیادہ تر ٹمبکٹو کے علاقہ میں موجود ہے۔ پچھلی ایک صدی سے یہ قوم سیاسی تنازعات کی وجہ سے خطرے کا شکار رہی ہے۔ اس قوم کے بہت سے لوگوں کو قتل اور ملک بدر کیا جاتا رہا جس کی وجہ سے یہ لوگ ہجرت کر کے مختلف ملکوں میں جا بسے، جس میں برکینا فاسو بھی شامل ہے۔ برکینا فاسو میں بسنے والی اس قوم کا تعلق ٹمبکٹو کے علاقہ سے ہے اسی لئے برکینا فاسو میں ان کی آبادی زیادہ تر نائیجر کی سرحد کے پاس آباد ہے۔

تماشق قبیلے میں نفوذ احمدیت

تماشق قبیلہ سے سب سے پہلے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والے (Ag Litini Muhammad) مکرم اگ لیتنی محمد صاحب ہیں۔ آپ کی پیدائش 1955ء میں ڈوری کے گاؤں کوری زینا میں ہوئی۔ وہاں سے آپ مارکوئی چلے گئے۔ سات سال تک وہاں رہے۔ پھر مارکوئی میں ایک اسکول میں تعلیم حاصل کی اس کے بعد کایا میں کالج کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد گریجوایشن کے لئے دارالحکومت واگادوگو میں آ گئے۔ آپ نے 1976ء میں گریجوایشن مکمل کیا۔ اس کے بعد 1977ء میں گورنمنٹ کی طرف سے ان کو اعلیٰ تعلیم کے لئے نائیجر بھجوایا گیا۔ وہاں آپ نے جیالوجی کی تعلیم حاصل کی۔ اور لائبریری میں مودودی صاحب کی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔ 1979ء میں واگادوگو میں آ گئے۔ واگادوگو میں جماعتی کتب کا مطالعہ کیا اور جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قصائد پڑھے۔ ان کتب سے جماعت ماریشس اور آئیوری کوسٹ کا ایڈریس لیا۔ اور ان سے رابطہ شروع کیا۔ اور 1980ء سے 1982ء تک آئیوری کوسٹ میں رہے جہاں جنگلات کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے ڈاکخانہ سے ایک احمدی کا پتا لے کر اس سے رابطہ کیا اور اس کے ساتھ احمدیہ مشن چلے گئے۔

اس وقت کے امیر جماعت مکرم شمشیر سوکیا صاحب سے ملاقات ہوئی

مکرم اگ لیتنی محمد صاحب

اور جماعت کا مزید تعارف ہوا اور بیعت کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن مکرم شمشیر سوکیا صاحب نے کہا کہ مزید معلومات حاصل کریں اور کتب کا مطالعہ کریں۔ اس پر وہاں سے بہت سی جماعتی کتب خریدیں اور واپس برکینا فاسو آ گئے۔

1984ء سے 1987ء تک سینیگال میں واٹر اینڈ فاریسٹ کی تعلیم کا ڈپلومہ لیا۔ 1988ء میں گورنمنٹ کی طرف سے ڈوری ریجن میں تقرری ہوئی۔ 1990ء میں ان کو علم ہوا کہ برکینا فاسو میں جماعت کا مشن قائم ہو گیا ہے۔ اس پر آپ نے مکرم محمد ادریس شاہد صاحب امیر جماعت برکینا فاسو سے رابطہ کیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

آپ کو گورنمنٹ کی طرف سے مختلف عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ محکمہ جنگلات میں اعلیٰ عہدوں پر کام کرتے رہے۔ حکومت کی طرف سے آپ کو متعدد بار وزارت کی بھی پیشکش کی گئی جس سے آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ایسے عہدوں میں بہت زیادہ کرپشن ہوتی ہے اور اپنا ایمان بچانا مشکل ہوتا ہے۔

بیعت کے بعد آپ نے مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ 1996ء تک نیشنل سیکرٹری مال رہے اور 1996ء سے جون 2022ء تک بطور نیشنل جنرل سیکرٹری خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ نہایت مخلص احمدی ہیں۔ مہدی آباد میں شہید ہونے والے احباب سے ان کی رشتہ داری ہے۔

1998ء میں ڈوری میں مشن کا قیام ہوا جس کے بعد تماشق قبیلے کے بہت سے گاؤں احمدیت کی آغوش میں آئے جن میں مہدی آباد کا گاؤں بھی شامل تھا اس گاؤں میں مکرم اگ لیتنی صاحب کے عزیز و اقارب بھی تھے۔ ان کے خاندان کے دیگر افراد کو ایک دوسرے گاؤں کوری زینا میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

کہکشاں بن کے فلک پر یہ ہوئے ہیں روشن

"آ رہے ہیں میری بگڑی کے بنانے والے"
بڑھ رہے ہیں جو ستم میں یہ زمانے والے

بن گئے دین فلک پہ یہ ستارے روشن
حق کی آواز پہ سر اپنا کٹانے والے

راہ مولا پہ ہیں قربان ہوئے پڑھتے درود
آن اسلام کی ہر آن بچانے والے

وہی جرأت وہی غیرت وہی ایماں کا سرور
جا ملے پہلوں سے آخر میں یہ آنے والے

دے اٹھا لو جو لہو ٹپکا ہے در پر رب کے
صدقے سو جان سے اے جان سے جانے والے

آہ و فریاد نہ لب تھی شکایت کوئی
صبر و ایماں کا پیکر رہے جانے والے

کہکشاں بن کے فلک پر یہ ہوئے ہیں روشن
دیپ ہر آن وفا کے یہ جلانے والے

عشق و ایماں کے پیمانے پہ پورے اترے
دے گئے ہم کو نیا باب یہ جانے والے

اب ہر اک بوند لہو کی یہ پکارے گی سدا
بڑھ گئے اور بھی ایماں میں برکینا فاسو والے

اب زمیں اگلے گی زرناب زمانے والو
تم سمجھتے ہو یہ ہیں خواب دیوانے والے

یونہی تاریخ رقم ہوتی ہے دنیا والو
کیا خبر تم کو کہ کیا دن ہیں اب آنے والے

اے شہیدان برکینا فاسو زندہ ہو ہمیش
چہرہ اسلام کا ہر آن دکھانے والے

اک تمنا ہے ضیاء محو سفر گردش میں
تم چلے جاتے ہو ہم پیچھے ہوں آنے والے

فرحت ضیاء راٹھور۔ جرمنی

ایڈیٹر کے نام خطوط

- **مکرمہ منصورہ فضل منؔ۔ قادیان سے لکھتی ہیں:**

الفضل آن لائن کے یوم تاسیس کے حوالے سے دلی مبارک باد پیش ہے۔ گو کہ میں نے بہت دیر کر دی۔ کافی عرصہ سے بہت سی چیزیں اکٹھی ہوگئی ہیں اور ان سب کا ذکر اب ایک ساتھ کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ سب سے پہلے تنظیم لجنہ کی سو سالہ تقریب پر جو ادارہ الفضل نے پورا ہفتہ منایا وہ ہم لجنات کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ نیز انہی اشاعتوں میں ''الفضل کی خدمت اور معاونت میں احمدی خواتین کو خراج تحسین'' کے نام سے ایک مضمون شائع کیا گیا تھا جس میں اپنا نام دیکھتے ہی آنکھیں پُرنم ہوگئیں اور دل تشکر کے جذبات سے لبریز ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسی ادنیٰ خادمہ کو اس لائق سمجھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حق ادا کرنے والا بنائے آمین۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم جیسوں کو بھی الفضل کا حصہ بننے کا موقع فراہم کیا۔ اس کے علاوہ انہی اشاعتوں میں مساجد پر جو خاص نمبر شائع کئے گئے وہ بھی بہت معلوماتی تھے۔ ایسے خاص نمبرز بہت محنت چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی پوری ٹیم کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

- **مکرمہ سعدیہ طارق۔ امریکہ سے لکھتی ہیں:**

مؤرخہ 19/ جنوری 2023ء کے شمارے میں بہت عمدہ اداریہ بعنوان ''جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا'' پڑھنے کو ملا۔ اس موضوع پر جتنی بار لکھیں کم ہے۔ یاد دہانی ہو جاتی ہے ورنہ دنیاوی بکھیڑوں میں گم ہوتے زیادہ وقت نہیں لگتا۔ انسان کچھ نہ کچھ ڈگر سے ہٹ ہی جاتا ہے۔ اس لئے رہنمائی کی ہروقت ضرورت رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ حضور انور کے خطبات ہم سب کے لئے رہنمائی کا سرچشمہ ہیں اور خطبات آگے اصلاحی مضامین لکھنے کے لئے بھی ایک وسیع مواد مہیا کر دیتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

- **مکرمہ برکت ناصر لکھتی ہیں:**

مؤرخہ 19/ جنوری 2023ء کی صبح بیٹے کی طرف سے 7 بجے الفضل مل گئی۔ اداریہ پڑھتے ہی دل میں شدت سے خواہش پیدا ہوئی کہ اپنے ہر بچے اور پیارے کو ابھی بھجوا دوں۔ قبولیت کی گھڑی تھی۔ جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ جیتے رہیں۔ پیارے الفضل میں، سومایا پلی ہوسا کا مرحومہ کا ذکر خیر پڑھنے کے بعد دیکھا کہ یہ تو میرے بھائی نے تحفہ بھیجا ہے۔

- **مکرمہ مبشرہ صدیقہ لکھتی ہیں:**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اللہ تعالیٰ جیسے سارا اخبار پڑھنے کی توفیق دیتا ہے عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بہت ہی معلوماتی، ایمان افروز مضامین ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے آمین۔
خاکسار اخبار پڑھتے وقت ساتھ کے ساتھ سکرین شارٹ وٹس ایپ سٹیٹس پر ڈالنے کے علاوہ کچھ لوگوں کو پرسنل پر بھی بھیجتی ہے۔ یہ سلسلہ غالباً 2020ء میں شروع کیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اب بہت ساری بہنیں الفضل کی مستقل قاری ہیں۔ یوکے اور دوسرے ممالک سے بھی پیغامات آتے ہیں کہ آپ کے اسٹیٹس سے اللہ کے فضل سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

- **مکرمہ مبارکہ شاہین۔ جرمنی سے لکھتی ہیں:**

مؤرخہ 20/ جنوری 2023ء کی الفضل میں دل کی گہرائیوں کو چھو جانے والا ایک مضمون ''ترتیب کائنات کا حسن ہے'' پڑھا۔ بہت خوبصورت مضمون ہے، اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر سے نوازے۔ ہمیں معمولات زندگی کو اچھی ترتیب کے مطابق ڈھالنے والا بنائے۔ بے ترتیبی، غیر منظم، بکھرا ہوا رویہ اپنی زندگیوں سے دور کرنے والے ہوں۔ آمین
تحریر میں ترتیب بھی بلاشبہ ضروری اور بہت اچھی بات ہے۔ قاری اس سے حظ بھی اٹھاتا ہے اور پڑھ کر سکون بھی ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مسیح دوراں علیہ السلام کے پہلوانوں میں اپنے فضل سے شامل فرمائے۔ اخلاق میں پاک تبدیلی کرنے والے ہوں۔ ہمارے قول وفعل میں تضاد نہ ہوں۔ آمین
لیکن بہرحال عام روزمرہ زندگی میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوششوں کے باوجود ایک بڑا حصہ ایک اچھی ترتیب کے بغیر زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔ جسے بہرحال ہم نظرانداز نہیں کر سکتے اور بہت سے ترتیب والے اور منظم مضمون ان کی نظروں سے عام طور پر اوجھل یا ان نظروں اور ذہنوں کے لئے بوجھل ہوتے ہیں۔ اور نتیجۃً انہیں ان میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ عام سادہ مضامین پھر بھی ان کی دلچسپی کو کھینچتے ہیں۔ اس طرح وہ اخبار سے جڑے رہتے ہیں یا اس میں اپنی دلچسپی کی کوئی چیز پاتے ہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مضمون لکھنے والے کا ایک سادہ مضمون لکھنے سے مقصد کچھ گہرا ہو کہ عام فہم انداز میں قاری تک بات پہنچ جائے۔
اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے الفضل کو دن دگنی، رات چوگنی ترقی عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

- **مکرم آر آر قریشی لکھتے ہیں:**

صداقت اور خلافت سے مضبوط تعلق اس مرتبہ براعظم افریقہ کی سرزمین بورکینا فاسو کے شہر ڈوری میں نظر آیا۔ 20/ جنوری 2023ء خطبہ جمعہ سے تفصیل کا علم ہوا۔ آج دنیا میں آخرین کی جماعت سچائی پر ایمان لانے والے اولین کی دی گئی قربانیوں کی مثالوں کو زندہ کر رہی ہے۔ خاکسار آن لائن الفضل اخبار کے توسط سے پیارے حضور انور سے اور تمام جماعت احمدیہ عالمگیر سے اس اندوہناک واقعہ کی تعزیت کرتا ہے۔ ایک احمدی بھائی ہونے کے ناطے بہت دکھ اور تکلیف سے اس واقعے کی تفصیلات کو سنا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: سو سال قبل کا الفضل...... از صفحہ 18

میں بہت برکت اور فائدہ ہے۔''

دوسرے صفحہ پر ہی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا خط محررہ 4/ دسمبر 1922ء شائع ہوا ہے۔ اس خط میں آپؓ نے امریکہ سے ہندوستان واپسی کا ذکر کیا ہے۔ نیز لکھا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ جس ابتلاء کی پہلے میں نے خبر دی تھی کہ ایک شریر عورت نے تعصبِ مذہبی کے سبب ہمارے مشن کو یوں بدنام کرنا چاہا تھا کہ ہم عیسائیوں کی لڑکیوں کو ان کے گھروں سے بھگانا چاہتے ہیں وہ ابتلاء دور ہوا۔ حکام پر ہماری صداقت اور صفائی روشن ہوگئی اور مقدمہ عدالت میں نہیں گیا بلکہ ابتدائی تحقیقات میں ہی داخلِ دفتر ہوگیا۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ واحبابِ کرام کی دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رحم کیا اور ناحق کی کشمکش اور صرفہ سے بچاؤ ہوگیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

3/ دسمبر 1922ء اتوار صبح کے جلسہ میں قریباً 50 آدمی تھے۔ چار اصحاب کلمۂ شہادت پڑھ کر اور عاجز کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدی مسلمان ہوئے۔''

صفحہ نمبر 3 تا 5 پر اداریہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل متفرق موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

1۔ ہم خدا کے فضل سے قبر پرست نہیں 2۔ آریوں کے بزرگوں میں جوابازی 3۔ علماء ہند کا فتویٰ اور مسلمان 4۔ سابق خلیفۃ المسلمین کی تواضع مجلسِ انگورہ میں 5۔ ایک لیکچرار کی تاریخ دانی

صفحہ نمبر 9 پر صیغہ تالیف واشاعت اور تعلیم وتربیت کی رپورٹس شائع ہوئی ہیں۔

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل link ملاحظہ فرمائیں:

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19230129.pdf

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

29/ جنوری 1923ء دو شنبہ (سوموار)

مطابق 8/ جمادی الثانی 1341 ہجری

صفحہ اول و دوم پر حضرت مولوی غلام احمد صاحب اخترؓ کا ایک فارسی کلام شائع ہوا ہے جو آپؓ نے حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق کہا۔

صفحہ 2 پر حضرت اقدس مسیحِ موعودؑ کا ایک مکتوب مبارک زیرِ عنوان ''حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کا ایک مکتوب رشتہ ناطوں کے متعلق'' شائع ہوا ہے۔حضورؑ کا یہ مکتوب 6/ جون 1899ء کا مرزا محمود بیگ صاحب کو رقم فرمودہ ہے۔آپؑ اس مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''درحقیقت لڑکیوں کے معاملات میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں اور اگر لڑکا لائق اور نیک چلن اور خوش قسمت نہ ہو تو لڑکی کے لیے مصیبت کے ایام پیش آجاتے ہیں۔ایک کم حیثیت کے آدمی سے جو کمپونڈر ہونے کی لیاقت رکھتا تھا، ناطہ ہونا لڑکی سے بڑی سختی ہے۔تنگیٔ رزق میں تمام عمر دوزخ کی طرح گزرتی ہے۔یہ بہتر ہوگا کہ کوئی لائق لڑکا تلاش کیا جائے۔میں بھی اس فکر میں ہوں کہ اپنی اولاد کا کسی جگہ ناطہ کروں مگر میرے لڑکے بہت چھوٹے ہیں۔ایک کا اب گیارھواں برس شروع ہوا ہے۔دوسرے کا ساتواں جاتا ہے۔تیسرے کا پانچواں شروع ہوا ہے۔علاوہ اس کے مجھے اپنی اولاد کے لیے یہ خیال ہے کہ ان کی شادیاں ایسی لڑکیوں سے ہوں کہ انہوں نے دینی علوم اور کسی قدر عربی اور فارسی اور انگریزی میں تعلیم پائی ہو اور بڑے گھروں کے انتظام کرنے کے لیے عقل اور دماغ رکھتی ہوں۔سو یہ سب باتیں کہ علاوہ اور خوبیوں کے یہ خوبی بھی ہو کہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔پنجاب کے شریف خاندانوں میں لڑکیوں کی تعلیم کی طرف اس قدر توجہ کم ہے کہ وہ بیچاریاں وحشیوں کی طرح نشوونما پاتی ہیں۔اگر قوم کا پاس نہ ہو تو بعض لائق اور شریف نوجوان ہماری جماعت میں موجود ہیں جن سے ایسا تعلق ہو جانا نہایت خوش قسمتی ہے۔یہ قومیں جیسے مثلاً جٹ، آرائیں اپنے طور پر شریف ہیں اور بہت سے بااقبال آدمی ان میں پائے جاتے ہیں مگر افسوس کہ بڑی قوم کے آدمی ان لوگوں کو اپنی لڑکیاں دینا نہیں چاہتے۔چنانچہ یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ بعض آدمی رشتہ کو قبول کر کے جب سنتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں ذات کا ہے تو پھر منحرف ہو جاتے ہیں اور مردوں کی طرف سے جو جوان اور تعلیم یافتہ ہیں یہ شرط ہوتی ہے کہ جس لڑکی سے ان کی شادی تجویز کی جاوے وہ خوبصورت ہو، عقلمند ہو، باسلیقہ ہو، چنانچہ حال ہی میں یہ اتفاق پیش آیا ہے کہ بعض اپنے لائق نوجوان تعلیم یافتہ دوستوں کی کسی جگہ ناطہ کی تجویز کی گئی اور پھر انہوں نے اپنے طور پر جاسوس عورتیں بھیج کر لڑکی کو دکھلایا اور جس جگہ شکل صورت اور لیاقت اور فہم ان کی مرضی کے موافق ثابت نہ ہوئے انہوں نے انکار کر دیا۔یہ مشکلات پیش آجاتی ہیں۔مگر اللہ تعالیٰ ہر ایک مشکل کشائی پر قادر ہے۔آپ کو مناسب ہے کہ کبھی کبھی دو تین ہفتہ کے لیے ہمارے پاس آجایا کریں کیونکہ صحبت میں علمی ترقی ہوتی ہے۔بلکہ اکثر آنا چاہیے۔اس

بقیہ صفحہ 17 پر

THE ALFAZL QADIAN
الفضل
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک سبق آموز بات

حضرت چوہدری غلام محمدؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے ہمت کر کے حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کی کہ حضور! مجھے کوئی نصیحت فرمادیں۔تو آپؑ نے فرمایا:

''نمازیں سنوار کر پڑھا کرو''

(الفضل آن لائن مؤرخہ 6/ اکتوبر 2022ء صفحہ 4)

مرسلہ: طلعت صیام۔ اسلام آباد، یوکے

فقہی کارنر

سینہ پر دم

حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضور علیہ السلام کے دم کرنے کا ایک واقعہ لکھتے ہیں:

ایک دفعہ یہ عاجز راقم لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا اور جماعت لاہور کے چند اور اصحاب بھی ساتھ تھے۔صوفی احمد دین صاحب مرحوم نے مجھ سے خواہش کی کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سفارش کر کے صوفی صاحب کے سینہ پر دَم کرا دوں۔ چنانچہ حضرت صاحب کوچہ بندی میں سے اندرون خانہ جا رہے تھے جب کہ میں نے آگے بڑھ کر صوفی صاحب کو پیش کیا اور ان کی درخواست عرض کی۔حضورؑ نے کچھ پڑھ کر صوفی صاحب کے سینہ پر دم کر دیا۔ (پھونک مارا) اور پھر اندر تشریف لے گئے۔

(ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادقؓ صفحہ 175-176)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

		30/ جنوری 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ			05:40	18:09
مدینہ منورہ	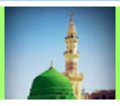		05:44	18:06
قادیان			05:59	18:00
ربوہ			05:39	17:40
اسلام آباد ٹلفورڈ			06:14	16:49